بسم اللہ الرحمن الرحیم

مضمون تجارت و صناعت علم وہنر و اسلامی ایجادات اور اُسکی ترقی و تنزلی کے اسباب



ہمت عالی اسلاف بہ بین زیر فلک | تا چہ بودند بآغاز و چہ گشتند انجام
عزم را شہپر تدبیر بپرواز کشا | تا دگر طائر اقبال بیفتد در دام

مسلمانون کی گزشتہ اور موجودہ تجارت پر بحث کرتے وقت مضمون نگار کا فرض منصبی ہے کہ تجارت کے ابتدائی زمانہ پر اوّل غور کرے کہ کب اور کس سن مین اسنے ظہور پکڑا اور کیونکر قدم بقدم آگے بڑہا اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک پہنچا کہ اپنی حیرت انگیز رفتار سے تمام عالم پر قبضہ کر لیا۔ تاریخی ہزارون صفحے اُلٹ جاے مگر اسکی تدریجی رفتار کا اندازہ ملنا تو ایک طرف یہ بہی پتہ لگنا مشکل ہے کہ کس کس عہد مین اسکے باکمال موجدون نے اسکی ایجادین اور نئی امت نے اسکی اصلاحین کین۔ اور کن کن قالبون اور کن کن صورتون سے یہ شاہد دل فریب بزم عالم مین جلوہ گر ہوا۔

جن چیزون کو ہمارے مورخون کی قلم نے فروگذاشت کیا ہے آج اُنہین جواہرات
ی اس بازار مین تلاش ہے کون کہہ سکتا ہے کہ آئندہ نسلین کس خیال کی پیدا ہونگی اور کیسے
واہرات نمایش گاہ عالم مین پیش کیے جائینگے - تاریخی ورق اُلٹنے اور اسلاف کی حالت
یکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنکے دلون کی آزادیان اور اُنکی ایجاد پسند طبیعتونکی تیزیان
ور اُنکی ہمتونکی بلند پروازیان ہمیشہ سرگرم کار رکھتی تھین - صانع قدرت نے ایجادی طبیعت
ور اختراعی قوت اُنکی نہاد مین مضمر رکھی تھی - انصاف کی آنکھین دیکھ رہی ہین کہ چند
مدیون مین جو کچھ اُنکی اولوالعزم اور ایجاد پسند طبیعتین کر گئین ہر ایک کا کام نہ تھا اُن بلند ہمتون
نے جو کام اُس زمانہ مین کیا اور اُن جوہریون نے جو جواہرات بازار ہستی مین پیش کیے آج
اُن کا پرکھنے والا بھی اِس بازار مین نظر نہین آتا - سوچنے اور غور کرنے سے خود طبیعت
و مبدء ایجادات عالم و مخزن اختراعات ہستی ہے دنیا کی اُس جہالت کا علانیہ اعتراف
کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے جسکی بھونڈی تصویر اگر زیادہ صحت کے ساتھ کھینچی جائے تو بغیر
قیاسات کی عینک لگائے اُسکا ابتدائی خط و خال نظر نہین آسکتا - اگر انسان اپنی کُل ذاتی
خواہشون اور انتظامی ضرورتون مین دوسرے کی اعانت کا محتاج نہو تو اُسکی اور حیوانون کی
زندگی مین کوئی مابہ الامتیاز باقی نرہے گا - قدرتی انعامات نے اگرچہ پھل - پھول - لکڑی -
جانور - گوشت - کھال - دودھ - آگ - پانی وغیرہ بہت کچھ سامان زندگی مرحمت فرمائے تاہم
بغیر صناعت و انتظام نظامِ عالم قائم نہین رہ سکتا - دنیا کی حالت آج کچھ ہے کل کچھ - اگر
قادر مطلق کی حکمت غیبی قانون مبادلہ تعلیم نفرماتی تو انسان اپنے تمام اندرونی جذبات ا

بیرونی خواہشات پر اسطرح قادر نہو سکتا اسی صناعتی مُبادلہ نے تمام حاجتون اور تکلفات اور تفاخر اور ہر شے پر قابض ہوجانے اور ایک کو دوسرے پر ترقی کرنے کی قوت بخشی قدرت کے اسی انتظامی سلسلے اور انسانی جذبات کی مجبوریون نے ہر ایک کو دوسرے کا معاون بلکہ ہر شہر کو دوسرے شہر کا محتاج بلکہ ہر ایک اقلیم کو دوسری اقلیم کا دست نگر بنادیا یہی قدرتی مجبوریان اور فطرتی خواہشین تھین جنھون نے انسانی سرشت کو حرص وہوا کے طوق وسلاسل مین اسطرح مقید کر کے رکھا ہے ورنہ سارا سلسلہ انتظام خاک مین ملجاتا نہ کوئی خادم ہوتا نہ کوئی مخدوم نہ کوئی حاکم ہوتا نہ کوئی محکوم اسی انتظامی سلسلے اور اندرونی غیر محدود خواہشات نے ہر شخص کو صناعت اور ہر قسم کے کمال کی تکمیل اور اظہارِ کمال پر مجبور کیا تاکہ اپنی مصنوعات اور معمولات سے ایک دوسرے کا معاون اور حاجت روا ہو (اسی مبادلہ کو حرفۃ وتجارۃ[۵۶] کہتے ہین)

ابتدائی حرفت وصناعت باہمی تعلقات کے مشاہدات سے خودبخود دل بول اُٹھتا ہے کہ انسانی ضرورتین ابتدائی آفرینش آدم سے مصنوعات اور معمولات کی محتاج ہین اگر دینا اور اہل دینا کے کاروبار پر غور کیا جاے تو ضرور اس بات کا خیال ہوتا ہے کہ اگر اپنی ابتدائی تاریخ لکھین اور نگاہ عاقبت بین سے کام لین تو آخر کار جو نتیجہ ثابت ہوگا وہ غالباً یہی ہوگا کہ انسانی ضرورتین

---

[۵۶] تجارت صورتاً ایک مالی مبادلہ ہے لیکن معناً وہ سب تدبیرین داخل تجارت ہین جس سے بطور جائز کوئی شئے بدل سکین۔ تاجر کی عظمت شان اس حدیث صحیح سے جو مُسند امام حنبل مین منقول ہے معلوم ہو سکتی ہے (التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء یوم القیامہ) ترجمہ تاجر سچا اور امانت دار پیغمبرون اور اولیاء اللہ اور شہداء کے ساتھ محشور ہوگا۔ عرشی تاجپوری ۱۲

ر باہمی تعلقات ہی اُسکا ابتدائی زمانہ ہین پس تجارت کی بھی یہی ابتدا ہے اور اسمین شک
ہین کہ انسانی ضرورتون ہی سنے ہمکو تجارت اور حرفت سکہائی۔

پہلی چیز دنیا جو مین بوئی گیی وہ حضرت آدم علیہ السلام کی بقاے زندگی کا سرمایہ گیہون[۵ع]
تھا جسکو بحکم خالق کائنات روح الامین چرخ برین سے لائے اور آدمؑ نے اُن دانون کو موافق

۵ع دیکھو کامل ابن اثیر۔ مگر اخبار الدول اور صاحب معالم کا قول ہے کہ اوّل رسم عمارت و آبادی
حضرت ادریس سنے جاری فرمائی اور آئین سیاست مدن کے موجد بھی یہی ہین بعض تواریخ مین ہے
سو شہر خود حضرت ادریس نے آباد کیے۔ گنبد ہرمان جو اطراف مصر مین مشہور ہے حضرت ادریس ہی نے
بنوایا تھا جسمین تمام صنعتون اور آلات کی تصویر کھنچوائی تھی۔ حضرت ابن عباس رض سے حاکم نے روایت کی
ہے کہ حضرت ہود و حضرت صالح علیہما السلام ہمیشہ تجارت کے ذریعہ سے اپنے کنبے کو پالتے تھے۔
حضرت ابرہیم اور حضرت لوط علیہما السلام زراعت پیشہ تھے حضرت شعیب صاحب مواشی تھے اُسیکے دودھ بھی
پشم وصوف سے اوقات بسری کرتے تھے حضرت سلیمان علیہ السلام غواص تھے زنبیل و بوریا بناتے اور بیچتے
مسند فردوس مین بروایت حضرت انس وارد ہے کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ اوّل جامہ بافی حضرت آدمؑ سے
جاری ہوئی جسکی منتق جنتی دنبہ پر کی گئی اسکی پشم کو حضرت حوّا نے کاتا اور حضرت آدم سنے بُن کر اپنے
لیے پیرہن اور حضرت حوّا کے لیے اُڑہنی طیار کی۔ اور ابن ابی شیبہ نے کعب احبار سے روایت
کی ہے کہ اشرفی اور روپیہ کا رواج اوّل حضرت آدم علیہ السلام نے دیا۔ اول دنیا مین جسنے قلم سے لکھا
وہ حضرت ادریس تھے سیف و سنان کی ایجاد اور اوسکا طرز استعمال بھی حدیث مین انہین کی طرف
منسوب ہے۔ صنعت حدادی علم نجوم حساب منطق طبیعات۔ الہیات ریاضی حکمت وغیرہ کے موجد بھی حضرت
ادریس ہین اور بعض مورخ میزان و کیال کی بھی ابتدا انہین سے بیان کرتے ہین (ہکذا فی اخبار الدول)
نعلین کی ایجاد حضرت شیث کیطرف منسوب کرتے ہین۔ محشی ۱۲

تعلیم ہوا جب خوشہ لگ کر پختہ ہو گئے کاٹکر اُسکو پتھرون سے پیسا اور خمیری کلچے پکاکر کھائے - پھر چقماق سے آگ نکالنا - لوہا گلانا بعض آلات آہنی کا بنانا سکھایا - جس سے پہلی حرفت وصنعت کی ابتدا اسی مقدس پیمبر سے ثابت ہوئی - حضرت حوا کی باعصمت ضرورت نے رُوئی کاتنے اور کپڑا بننے کی بنا ڈالی - توبال پسر قابیل کی رنگینی طبیعت نے مزامیر اور طنابیر کی ایجاد سے شہرت حاصل کی - اوّل جسنے دنیا مین عمارت بنوائی وہ مہلائیل بن قینان بن شیث بن آدم تھے - عراق مین شہر بابل - خورستان مین مدینہ سوس ابتک اُنکی یادگار قائم ہے مسجد کی ایجاد بھی اسی مُعزّز پیمبر زادہ کی مقدس طبیعت کا نمونہ ہے کپڑون کا قطع کرنا اور اُسکا سینا ہمیشہ دنیا کو حضرت ادریس کی یاد دلائے گا حضرت داؤد علیہ السلام کی زرہ آج تک ضرب المثل ہے - نوح علیہ السلام نے فن نجاری کو ایجاد کیا اور سب سے پہلے دنیا مین جہاز کی بنا ڈالی -

شداد کا حیرت خیز باغ جسکا مثل ونظیر آج تک بوقلمونی روزگار نہ دکھا سکا ابتدائی زمانے کی عمارت اور غیر تعلیم یافتہ قوم کی صنعت تھی جس عمارت کی تعریف مین معمار تعمیر ہستی نے (لم یخلق مثلها فی البلاد) ارشاد فرماکر معلوم نہین اُس عدیم المثال عمارت کے ساتھ کیا سلوک کیا اور اُس غبرا سے بہشت پر کیا گزرا - کیومرث[1] نے فلاخن کی ایجاد کی اور دشمنون پر حملہ کرنے کے لیے چوبی اسلحہ بنایا - اوّل جسنے لوہا - چاندی - سونا - کان سے نکالا اور اُس سے سپر اور اسلحہ بنایا وہ ہوشنگ ابن سیامک تھا - زندانخانہ کا موجد بھی یہی ہے نہرون اور چشمون کی ایجاد بھی اسی کی طرف منسوب کرتے ہین سنبور اور سنجاب کی

[1] دیکھو کامل ابن اثیر وناسخ التواریخ ۱۲

پوستین اوّل اسی نے بنا کر پہنی - گھوڑے کی سواری زین کی ایجاد علم خطاطی - چیتے کو آئین صید افگنی تعلیم کرنا طہمورس دیوبند کے نتیجہ فکر سے ہے - چونہ اور گچی کا کام - جواہرات کا گلانا - دواؤں کی ترکیب دینی - پہاڑوں سے پتھر نکالنا اور انکا مدوّر اور مستطیل بنانا - کپڑوں کا رنگنا - پھولوں سے عطر نکالنا جمشید کی ایجادات سے ہے - شمشیر کارد قزو ریشم - فن شناوری - غواصی - موتیوں کا دریا سے نکالنا بھی اسی کی طرف منسوب کرتے ہین - اسی نے انسانکو چار گروہ پر تقسیم کیا - اوّل طبقہ دانایان روزگار و موبدان ایزد پرست کا - دوسرا گردان شمشیر زن و مردان شیر افگن - تیسرا کشاورز - چوتھا اہل حرفت و تجار کا تا سلسلہ انتظام عالم مربوط ہے اور ہر فرقہ دوسرے سے ممیز - جمشید نوح علیہ السلام سے بیشتر تھا - جام جم جسکو دنیا قیامت تک نہ بھولے گی زمانہ جہالت کے مہندسین اور حکماے اشراقین کی قابل فخر قوت علمیہ اور قدرت عملیہ کا نتیجہ تھا جس سے آئندہ حالتین اور مستقبلہ حوادث معلوم ہو جاتے تھے -

پہلا کارخانہ ابریشم کا اسی نامور بادشاہ کے عہد مین قائم ہوا حریر اور کتان اسی کی قوت ایجادی کے ممنون ہین - ضحاک سکہ کا مروّج اور موسیقی کا موجد ہوا - فریدون نے عمل تریاقی اور خچروں کی نسل بڑہانے مین شہرت پائی - سواری فیل بھی اسی کی ایجادات سے ہی علم نجوم بھی بعض مورخین اسی کی قوت ایجادی کی طرف منسوب کرتے ہین - غرض جسقدر انسانی ضرورتین بڑہتی گئین صنعت اور حرفت ترقی کرتی گئی - کون کہہ سکتا ہے کہ آئندہ نسلین اس ترقی یافتہ زمانہ کی ایجادات اور صناعت کو قبولیت جاوید کا سارٹیفکٹ دین گی -

معلوم نہین کہ نئی امت کس لباس مین آنیوالی ہی اور اس سیمیا کے طلسم مین کیا کیا مین میکھ نکالنے والی ہے۔ اگلے باکمالون کے متن پر موجودہ موجدون نے آرائش اور نفاست کے نئے نئے حاشیے چڑہائے معلوم نہین انکے جانشین تکلفات اور زیبائش کے کیا کیا کمالات پیدا کرینگے۔ اوّل طبقے کے مسلمانونکی اولوالعزمیان۔ انکی بلند ہمتین۔ انکی قوت اختراعی۔ انکی تہذیب۔ شائستگی۔ علم۔ ادب۔ عزم۔ استقلال۔ عزت۔ دولت۔ حکومت۔ ثروت۔ آج کون ہے جو ادب کی نگاہ سے نہین دیکھتا۔ اسلام نے فتوحات کے ساتھ علوم و فنون دونون کو ترقی کے آسمان کا نیرین بنا کر چمکایا۔ یہ ہونہار نونہال عرب کی پہاڑی ملک سے نکلکر باغ ارم کی بہار چشم زدن مین چشم عالم کو دکھانے لگا۔ مسلمانون ہی کے زمانہ کی صناعیان آج یورپ کی مایۂ افتخار ہین جو یورپین منصف مزاج ہین وہ مسلمانون کے قدیم علم و فضل کو اور حرفت اور صناعی مین سب قومون سے انکی اولیت کو تسلیم کرتے ہین۔

فرانس کا وزیر اعظم اپنی تاریخ ورڈی مین لکھتا ہے کہ ایک زمانہ مین یورپ کی قوم جہالت اور افلاس کی دلدل مین پھنسی ہوئی تھی کہ یکایک اسلامی ممالک سے ایک نور علوم ادبیہ اور فلسفیہ اور فنون صناعی اور دستکاریون کا پرتوفگن ہوا اور اس قوم جاہل کو خارستان جہالت سے نکالکر ایک روشن اور پُر فضا میدان مین کھڑا کر دیا۔ اِنہین شہرون سے کمالات علمی اور عملی کا بادل اُمنڈکر اُٹھا اور خاکنائے یورپ پر گرج کر برس گیا۔

قرون متوسطہ مین سے اہالیان یورپ انہین شہرون سے علوم و فنون کی بیش بہا دولت لیگئے اور یورپ پر ایثار کیا۔ وہ قوم جسکی علمی عظمت اور ہاشمی شجاعت یورپ کے دل مین

سویدا کیطرح جانشین تھی آج پستی ہمت اور فرومایگی فطرت سے دود آہ بیوہ یا اشک یتیم سے زیادہ وقعت نہین رکھتی ایک وہ دن تھا کہ علم و فضل ہمارے ملک و ملک و دولت ہمارا خانہ زاد بخت و اقبال ازل آورد پرستار تھا آج وہی ہم ہین کہ نکبت و ذلت کے غلام۔ جہالت اور وحشت کے بندے۔ کمینگی اور فرومایگی کے محکوم۔ رذائل بہیمیہ کے مطیع۔ قوائے شہوانیہ کے اسیر تنزل کے یار تعصب کے حامی۔ نفاق کے پشت پناہ۔ بےغیرتی کے کنیز ہین للراقمہ

آہ ازان دولت علم و ہنر و چتر و علم
ای فلک ہیچ بدانی چہ شد آن فر و حشم
مہر را گوی کہ در چشمۂ خود غرق شود
مشتری در غم این واقعہ از چرخ فتد

آہ ازان طرۂ و طوق و کمر و افسر و گاہ
چہ شد آن دولت و عزت چہ شد آن ملک و سپاہ
ماہ را گو کہ کند روی خود از نیل سیاہ
روی خود تیرہ کند نیر بیضا در چاہ

قرطبہ — قرطبہ کی نسبت صاحب سبایک الذہب لکھتا ہے کہ ایسا پر عظمت اور پر شکوہ شہر چشم فلک نے آج تک نہ دیکھا ہوگا جسکا طول چودہ فرسنخ سے کم نہ تھا مگر اسمین وہ حصہ بھی شامل ہے جسکو خلیفہ اعظم نے بطور سواد اعظم آباد کیا تھا جو مدینۃ الزہرہ کے نام سے چہار گوشہ دنیا مین بلند آوازہ ہوا۔ وادی الکبیر کے دونون جانب سنگ مرمر کے نظارہ فریب ایوانات۔ حیرت خیز باغات۔ اپنی خوش پرکاری اور جلوہ افروزی سے بےنظیری اور عدیم المثالی کا نقشہ حیرت کے دربار مین پیش کر رہے تھے۔ اہل عرب کے صناعتی کمالات اور انجنیری کی پرزور قوت ان فلک فرسا حیرت انگیز عمارتون کے دیکھنے سے آشکار ہوتی ہے جسپر انکے قادرانہ کمال نے کلک صنعت سے اپنی یکتائی اور بیمثالی کی دورخی تصویر کھینچی تھی قرطبہ کی عمارات عالیہ مین

صنعت اور خوشنما پرکاری دونون اعتبار سے مسجد جامع قابلِ رشک اور ممتاز عمارت تھی ۱۸۴ھ مین عبدالرحمن نے اُسکی تعمیر پر دماغی اور مالی دونون قوتین صرف کین - دماغی قوت اُسکا حیرت خیز نقشہ تھا جو آجتک یورپین انجینرون کی قوت متخیلہ مختل کرنے کے لیے سحر آفرین اثر رکھتا ہے - مالی قوت گاتھ - کے خزانہ کی اشرفیان تھین جو اُس عجیب وغریب عمارت پر صرف کی گئین - عمارت کا ابتدائی سلسلہ بھی ہنوز ناتمام تھا کہ اُسکا بانی چل بسا اور اُسکے فرزند خلف ہشام قُدسی نفس نے صوبہ ناربون کے غنائم سے اُس عمارت کے سلسلے کو ختم کیا - اسکے بعد ہر فرمانروا نے اپنے بقاے نام یا حصول ثواب کے خیال سے اوس عجیب وغریب عمارت مین کچھہ نہ کچھہ اضافہ کیا حکم بن ہشام نے اُسکے تمام دروازون اور ستونون کے مُطلّا کرنے مین بیش بہا دولت صرف کردی -

عبدالرحمن بن حکم نے (جو علم وکمال کا مُربّی و سرپرست مانا گیا ہے) ایک نیا مینار طلائی جو ایک سو پچاسی ۱۸۵ فیٹ بلند تھا نصب کیا - عبدالرحمن سوم نے سقف گنبدین سے ایک ا[illegible] درجہ بڑہایا - بارہ سو ترانوے مُطلّا و مذہب ستون تھے جنپر اُس مُقدّس عبادت گاہ کی عظیم الشان چھت کھڑی تھی - خاص درجہ مین چاندی کا فرش تھا جو نظر فریب پچی کاری سے قادرانہ کمالِ صانع کا حیرت انگیز نقشہ پیش کر رہا تھا - ستونون پر تمام جواہرات نصب تھے خاص ممبر جسپر خطیب کھڑا ہوتا تھا - دندان فیل اور ہیزم عود کے چھتیس ۳۶ ہزار ٹکڑون سے بنایا گیا تھا انمین اکثر بیش بہا جواہر سے اسطرح لدے ہوے تھے جسطرح بعض شاخ ثمر سے -

۵ دیکھو رسالہ حسن مین اسپین کے حالات ۱۲

سونے کے کیلون اور پترون کے ذریعہ سے ایک دوسرے سے وصل کیے گیے تھے۔ صحن مسجد مین چار وسیع اور خوشنما حوض ہر وقت پانی سے لبریز رہتے تھے جسمین حیرت انگیز فوارے نصب تھے۔ تین سو باون آدمی فقط اس کام پر مامور تھے کہ اگر کی بتیان اور عود وعنبر منقل آئینین مین روشن کرکے اُنکے بخورات سے لال ٹینون کے لیے جنمین دس ہزار بتیان روزانہ جلتی تھین خوشبودار تیل بنایا کرین۔ خاص درجہ کی بدیع المثال صناعی محرابون کی دلکش اور سحر آفرین وضع دیوارون کی فروزش اور کمال صنعت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابھی تعمیر ختم ہوئی ہے۔

غرناطہ اس سے زیادہ غریب عمارت (قصر الحمرا) ہے جس سے غرناطہ کی عظمت وشان کی تصویر آنکھون مین پھر جاتی ہے جو بجاے خود ایک حصن حصین اور کاشانۂ دلنشین تھا اوسکی عجیب غریب صنعتین انسانی حواس کو طلسم حیرت مین اسیر کرتی ہین ۔۔ اسکے علاوہ قصر الزہرا۔ قصر الحائر۔ روضہ ۔ قصر السرور۔ رشیق۔ بدیع وغیرہ کی صناعتی شہرت بھی قصر الحمرا سے کم نہ تھی۔

مدینۃ الزھرہ سب سے زیادہ حیرت انگیز عمارت مدینۃ الزہرہ کی تھی جو قصر الزہرہ کے نام سے مشہور تھی چالیس برس تک یہ عمارت بنتی رہی جسمین دس ہزار (۱۰۰۰۰) معمار بارہ سو (۱۲۰۰) نجار یومیہ کام کرتے تھے ۔ سلطنت کی کل آمدنی کا ایک ثلث ہر سال اوسپر صرف ہوتا رہا۔ اینٹون کی جگہہ چھہ ہزار سنگین سلین روزانہ طیار ہوتی تھین پانچ ہزار جانوران بار برداری صرف مصالح

سلہ دیکھو تاریخ ابن اثیر اور رسالہ حسن بن اسین کے حالات ۱۲

وغیرہ کے لیجانے کیلیے مامور تھے - چار ہزار مُطلّا و مُذہّب وہ ستون تھے جنکو سلاطین قسطنطنیہ - روما - کارتج - سفاکس - وغیرہ بادشاہون نے ہدیۃً بھیجے تھے اور باقی ستون المیریا - اور ٹریکونہ - کے سنگ مرمر کی کانون سے بنائے گیے تھے پندرہ ہزار دروازے تھے جنمین لوہے یا چمکدار پیتل کے غلاف تھے - خاص سلطان کے کمرے کی چھت اور دیوارین بالکل مُطلّا و مُذہّب تھین - کمرے کے عین وسط مین ایک حوض سیماب لرزان سے لبریز تھا جب آفتاب کی شعاعین دروازون سے داخل ہوکر حوض سیمابی کو متحرک کرتی تھین تو برق لامع کا جلوہ نظر آتا تھا اور قوت باصرہ اپنے کام سے معطّل ہوجاتی تھی -

اگر مدینۃ الزہرہ کے صناعتی عجائبات کی خوبصورتیان شمار کیجائین تو ایک ضخیم مجلد بھی اس بار کو نہ اُٹھا سکے - ملازمین محلسرا[۵۱] مین صرف زنکور کا اندازہ سترہ ہزار (۱۷۰۰۰) کیا گیا ہی جنکے لیے علاوہ طیور اور آبی جانورون کے سترہ ہزار پونڈ گوشت یومیہ دیا جاتا تھا - اُناث کا شمار جو صرف شاہی محلسرا مین خدمت یا مصاحبت پر مامور تھین چھہ ہزار تین سو چودہ ہے - سلوینی نسل کے نوعمر غلامان ملا یک فریب - وخواجہ سرایان زاہدکُش تیس ہزار تین سو پچاس تھے جنکے لیے علاوہ لوے - تیتر - بٹیر - مرغابی - کبوتر بحساب ایک سیر فی کس روزانہ گوشت دیا جاتا تھا قصرالزہرہ کا خوشنما تالاب جسمین ہزار ہا قسم کی خوشنما رنگا رنگ مچھلیان تفریحاً پالی گئین تھین بارہ ہزار روٹیان علاوہ دانون کے روزانہ اُس تالاب مین پڑتی تھین - ایک عربی مورخ لکھتا ہے کہ آج چہار گوشہ دنیا مین اسکا کوئی نظیر نہین - بعید الوطن سیّاح - اولوالعزم شاہزادے -

---

[۵۱] دیکھو تاریخ مقریزی - اور سبایک الذہب ۱۲

تاجر۔ سفیر۔ ادیب۔ شعرا۔ علما۔ فقہا۔ حجاج۔ زوار۔ فقرا۔ ہر درجہ کے اہل حرفہ ہر مذہب کے دانا ہر ملت کے وزرا۔ نہ متفق الراے ہین کہ ہمنے اثناے سیاحت مین کوئی ایسا عجیب وحیرت انگیز شہر چشم ظاہر بین سے نہین دیکھا جسکو مدینۃ الزہرہ اور قصر الزہرہ سے اتنی بھی نسبت ہو جتنی کرمک شب تاب کو آفتاب سے ہوتی ہے۔ اُسکی سرسبز بساتین۔ سنگ مرمر کے ایوانات فلک فرسا مُطلّا و مذہب در و کوشک۔ قبہ دار اور مستدیر نشستگاہین۔ جنمین قسم قسم کی صناعیان اپنے صانع کے کمال کو حیرت انگیز صورتون سے بتلا رہی تھین۔ خوشنما تناسب۔ دلکش ترکیب۔ دلفریب تقابل۔ بیش بہا مغرق سراپردے۔ آرائشی نفاست طلائی لوازمات زیبائش۔ مرصع ستونون کی خوش برکاری۔ رنگ سازی کی کاریگریان۔ جسنے در و دیوار کو رنگہاے بوقلمون سے ایک حوصلہ فرسا منظر بنا رکھا ہے۔ شفاف نہرین لب جو سرو کی خوشنما قطار۔ روح افزا حوضین۔ مُصفّا جھیلین۔ جو بیش بہا صنعت سے پورے پتھر کی تراش کر بنائی گئی تھین جسمین جابجا جانورون کی زندہ معلوم ہونیوالی مورتین سطح آب پر بھرتی معلوم ہوتی تھین۔

خلیفہ اعظم[۵۱] کے اظہار عظمت وجلالت کے لیے اسقدر کافی ہے کہ جب خلیفہ نے شاہ یونان کے سُفرا سے ایوان قصر الزہرہ مین اپنے تمام اراکین دربار و اعیان سلطنت کے ساتھ دربار عام مین ملاقات کی جس مکان مین اندر سے باہر تک طلائی غالیچون اور بیش بہا پشمینون کا فرش تھا۔ ہر محراب و در پر زرد و زر ریشم کے پردے آویزان تھے۔ کہ دفعۃً شاہ یونان کے سفیر داخل قصر شاہی ہوے۔ مکان کی شاہانہ شان وشوکت۔ مکین کی یلنگانہ جبروت

[۵۱] دیکھو مُسامرہ ۱۲

سطوت سے صید مذبوح کیطرح مرتعش تھے جب حواس درست ہوئے قسطنطین شاہ یونان کا خط پیش کیا گیا سلطان نے بعد ملاحظہ ایک خوش بیان مقرر کو اشارہ کیا کہ مناسب اسپیچ دی۔ اسپیکر دو چار جملے بھی نہ ختم کرنے پایا تھا کہ سلطانی جبروت اور شاہی جلالت نے لکچرار کی زبان پر مُہر خاموشی لگا دی اور وہ ہیبت سے زمین پر گر کر بیہوش ہو گیا۔ دوسرے مقرر نے اُس ناتمام خدمت کو تمام کرنا چاہا مگر اوسکی بھی یہی حالت ہوئی۔ غرض قرطبہ کی ظاہری عظمت و شوکت جسقدر قابل رشک یا درخور ستائش تھی اوس سے زیادہ علم و فن اور فضل و کمال کو قرطبہ مین فضیلت تھی۔ جگر تشنگان علوم کے لیے قرطبہ کے دریا دل علما کا سینہ فیاض سرچشمہ تھا بالخصوص عملی طب کو اندلس کے سرجن ڈاکٹر دان کی معلومات جدیدہ اور تحقیقات غیر محدود سے اتنی وسعت اور ترقی ہوئی کہ تمام گزشتہ صدیون مین عدیم المثال تھی چنانچہ ابو القاسم خلف جو گیارہوین صدی عیسوی مین اس فن کا امام گزرا ہے اُسکے اکثر عملیات زمانہ حال کے عملیات سے بالکل مطابقت رکھتے ہین۔ ابن ظہر جو ابو القاسم کے بعد ایک کامل فن اور حکیم نامور گزرا ہے دونون شاخون یعنی عملی اور نظری طب کو اپنی نئی ایجادات کا سپاس گزار کیا اسیطرح ابن بیطار نے جو علم نباتات مین اُستاد نامور تھا قریباً تمامی مشرقی دنیا مین سفر کرکے نئی نئی بوٹیان اور اُنکے خواص دریافت کیے ابو الروس اسی زمانہ کا ایک مشہور فلسفہ دان اور اُن جلیل القدر کاملین سے تھا جنکی حسن سعی نے قدیم فلسفہ یونانی کا جدید فلسفہ سے پیوند معنوی لگایا تھا۔

علم ہیئت۔ جغرافیہ۔ کیمیا۔ طبیعات۔ الہیات۔ غرضکہ کوئی علم اور کوئی فن ایسا

نہ تھا جسکو قرطبہ نے اپنے دامن تربیت مین پرورش نہ کیا ہو صنعت و دستکاری مین اندلس اپنے تمام ہمعصرون پر ممتاز تھا رشیمی کام یہان کا مقبول عالم و منتخب روزگار تھا ۔

اسپین ~~ اسپین[1] مین صنعت و حرفت نے ایسی نمایان ترقی کی تھی جسکے سُننے سے حیرت ہوتی ہے امیر عبدالرحمن نے فنون کسبیہ کو ترقی کے آسمان کا مہر عالمتاب بنا کر چمکایا ہر قسم کے صناع ہرفن کے کامل ہر ہنر کے استاد ہر شہر مین ہزار ہا موجود تھے ۔ وہان کا ریشم اور حریر کا کارخانہ شہرت اور ناموری کے آسمان کا ستارہ بن کر ٹوٹا ۔ سول جو اسپین کا مشہور مالدار شہر تھا تیرہ ہزار کارخانے فقط پارچہ بافی کے اُسمین موجود تھے اسیطرح پشم بافی کے بھی ہزارہا کارخانے قائم تھے ۔

الیمریا اور جیرونا ~~ الیمریا کے ریشمی کپڑے اور اُونی قالین آج تک یورپ مین مشہور اور انگریزی تاریخون مین مذکور ہین اسی شہر مین شیشہ اور پیتل اور لوہے کے ظروف ایسے خوشنما بنتے تھے جنکی شہرت سے آج کون انکار کرسکتا ہے ۔ کوزہ گری کو اسمین اتنی ترقی ہوئی تھی کہ بعض کوزہ گر مٹی کے برتنون پر سونے اور تانبے کی ایسی جلا دیتے تھے کہ اصل و نقل کا امتیاز محال تھا ۔

کھدوان باریک کام ایسا نازک بنتا تھا کہ آجتک صنّاعین یورپ کو رشک ہے ۔

جیرونا کے زیورون کی نزاکت اور خوشنمائی آجتک ضرب المثل ہے ۔ مرصع کاری جواہر نگاری اسکا حصّہ تھا ۔ یہین کے کاریگرون نے بارہ درخت بلور سے تراش کر بطرز سرو گلستانی بنائے تھے

[1] دیکھو سبایک الذہب ۱۲

جنکا طول سترہ گز تھا اور ہر درخت مین دو ہزار تین سو چالیس کنول روشن ہوتے تھے
یہ سب بلوری درخت قصر الزہرہ کے ایوان خاص مین اپنے صانع کی کاملیت پر برہان ساطع پیش
کر رہے تھے۔ بہ نسبت اور ممالک کے اسپین کے شمالی حصہ نے صنعت وحرفت مین ایسی
ترقی پائی کہ زمین سے آسمان بن گئی جسکا رشک ہمیشہ اُسکے حریف مقابل یعنی دار الخلافت
بغداد کو رہا اور یہ فخر کا طرہ اُسیکے قابل قدر وستار کو زیب دیتا ہے۔

دمشق اسیطرح دمشق بھی صنعت وتجارت مین نامور شہرون مین شمار کیا گیا ہے یہان کی
صناعتی کارخانے اور تجارتی منڈیان تمام یورپ مین امتیاز کی نظر سے دیکھی جاتی تھین پارچہ بافی
اور حریر بافی کے مختلف کارخانے قائم تھے رنگ سازی کا کام ناظرین کے لیے حیرت اور
استعجاب کا باعث ہوتا تھا۔ دمشقی ظروف اُمرا اور سلاطین کی میزون کے زیب وزینت تھے
یہان کے غالیچے آجتک یورپ مین مشہور ہین۔ آہنی آلات جو دمشقی کارخانے مین بنتے
تھے فرانس اور اٹلی وغیرہ کے بازارون مین سونے کی قیمت بکتے تھے۔ دمشقی زرگرون نے
اپنے دعویدارون کو دکھا دیا کہ آسمان کے خدا نے اس کام کے لیے زمین پر انہین کو اُتارا ہے
دمشقی تلوار تیغ ہندی اور خنجر رومی سے زیادہ مشہور تھی مگر چاکو بھی شہرت اور ناموری کے
آسمان کا تارہ بن گیا تھا وہان کے معمار جو اپنے فن کے یگانۂ روزگار اور منتخب لیل ونہار تھے
اگر لائق ستائش تھے تو نقاش بھی وہان کے جو ہر ایک لاثانی اور رشک بہزاد ومانی تھے قابل
رشک تھے۔

اسیطرح اصفہان کا کارچوبی سامان مرو کا ریشم طرابزون کا مشجّر ترکستان کے غالیچے

ایران کے قالین روم کا حریر و دیبا - صفاہان کی تیغ - آسمان شہرت کے نجم ثاقب بن کر اسقدر چمکے کہ آجتک اُنکی شعاعین صناعتی زمین پر نورانی چادر کیطرح پھیلی ہوئی ہین جنکی ستائش مین مسیحی مورخین کی زبانین ابتک گھسی جاتی ہین - مقام طلیطلہ جو سلطنت ہسپانیہ کے ماتحت ہے وہان کے اسلحہ اور غرناطہ کا حریر باوجود نفرت و مخالفت مذہبی یورپ کی بیش بہا دولت سے بدلتا رہتا تھا - اسیطرح بغداد - مرو - بخارا - بلخ - قاہرہ - سکندریہ - مراکو - ان سب مقامات مین ہزارون تجارتی منڈیان اور صناعتی کارخانے قائم تھے ہر فن کے اہل کمال ہر شہر مین ہزارہا موجود تھے - کیا زرگر و معمار کیا نقاش و نجار ہر فرقے کے لوگ بکثرت ہر قسم کے پیشہ ور فراوانی کے ساتھ ہر جگہہ نظر آتے تھے ہر شہر کو اگر دار العلم یا دار الصناعت کہین تو بیجا نہو گا

الراقم

علم و صنعت مال من بود است و حرفت کار من		خانہ زاد خانۂ من بود دولت پیش ازین

ہندوستان ہندوستانی قدیم صنعتین اور یہان کا قابل قدر تجارتی مال ہمارے ہی عربی تجار مغربی ممالک مین پہنچاتے تھے جو یورپ کی بیش بہا دولت سے بدلا جاتا تھا - مجھے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ یورپ کی نہایت مہذب تاریخون نے بھی ہندوستانی صناعت اور دستکاریون کا حال قلم انداز کیا ہے -

مسٹر گرین کی ہر دل عزیز تاریخ جو دعوی کے ساتھ پبلک مین پیش کیجاتی ہے اوس نے بھی اس بدنصیب ہندوستان کا ذکر نہ کیا - حالانکہ کسی زمانہ مین اس ایشیاے حصّہ کی تجارتی اور صناعتی شہرت نے مہذب دنیا کو حیرت مین ڈال رکھا تھا - فاہیان اور ہیون شانگ

نے ہندوستان کے فنون اور صناعت کی حیرت انگیز تصویر کھینچی ہے - یہ وہ چینی مورخ ہین کہ انیسوین صدی کے نکتہ چین اب بھی اُنکی افضلیت تسلیم کرتے ہین اور اُنکے بیانات وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین - ہندوستان کے کپڑے اور دستی چیزین یورپ کے بازارون کی دلچسپ تجارت تھی - فلپ دوم اور چارلس پنجم کے مُورخ ہندوستانی شال ململ تنزیب کمخواب کی قابل فخر تعریف کرتے ہین - آگرہ مین تاج محل اسلامی کاریگرون کا بیش بہا نمونہ اب بھی موجود ہے تخت طاؤسی مغربی مسافر کے لیے قابل حیرت نظارہ تھا - ہندوستان کے ریشم کی ساخت ایک زمانہ مین صنعت اور تجارت کی سفید شاخ سمجھی جاتی تھی عثمانی سلطنت مین بھی ریشم بہ ترجیح استعمال کیا جاتا تھا - تاریخون سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلی ہی صدی سے اسلامی تاجر جزائر ہند مین آئے - ولید ابن عبدالملک کے عہد خلافت مین عربی تاجرون کا جہاز راجایان ہند کے اشارے سے سندھ پر لوٹ لیا گیا جسکا فیصلہ محمد قاسم جرنیل دمشق کی تلوار نے کیا - خلفاے راشدین کے ابتدائی زمانہ سے اسی قوم عرب نے صناعت اور تجارت کو ترقی دی جب اسکی ترقی معراج کمال پر پہنچی تو صرف قرطبہ مین دو لاکھ چوبیس ہزار گھر کاریگرون کے تھے - اور چار ہزار مسجدین پچاس شفاخانے اور اسّی مدارس نوسو حمام مگر اسلامی عظمت کا تاج بغداد ہی کے سر پر زیب دیتا تھا جو تیس ہزار مسجدین سات سَو مدارس دس ہزار حمام بغل مین دبائے بیٹھا تھا -

بغداد بغداد اگرچہ صناعت مین اسپین کا مدمقابل نہ تہا مگر بغداد کی تجارت اسپین سے کہین بڑھی ہوئی تھی - ہزارہا تجارتی کارخانے قائم تھے - خلفاے بغداد کا صلاے کرم

اعیان دولت کی داد و دہش اُمرا کا آوازۂ جود۔ اراکین سلطنت کی زینت پسندی اور تفاخر نے اقصاے عالم کے تاجرون اور ارباب کمال کو بغداد مین کھینچ لیا تھا۔ جدہر دیکھیے اہل کمال جدہر نظر اُٹھایے اہل ہنر۔ گویا فضل و کمال اور علم و ہنر دار الخلافت کا زیور تھا۔ کیا بازاری کیا لشکری کچھہ نہ کچھہ ہر ایک کے صندوق سینہ مین سرمایۂ علمی موجود رہتا تھا صناعتی کارخانے بھی صدہا نظر آتے تھے۔ ریشمی کپڑے بکثرت بُنے جاتے تھے ہر قسم کے بیش بہا اسلحہ بنائے جاتے جنکو تاجر اطراف عالم مین پہنچاتے۔ اگر بغداد جسم تھا تو کمال معماری اور نقاشی اُسکی روح تھی اور آرایشی نفاست اُسکا دل۔

المقتدر باللہ عباسی نے تیسری صدی مین جو عمارت بنوائی تھی اوسکی نظیر آجتک زمانہ نہ دکھا سکا صحن کے وسیع حوض مین طلای احمر کا ایک درخت تھا جسمین مختلف جواہرات کے ہزارہا پہل پہول پتے اس دلربا صنعت سے نصب کیے تھے کہ اصل و نقل کا امتیاز ہر مُبصر کا کام نہ تھا۔ جسکی شاخون پر ہر قسم کے طلائی پرند اپنی دلکش اور دلفریب لہجون مین مست زمزمہ سنجی تھے حوض کی دونون جانب پندرہ مصنوعی سوار پُرشوکت دیبا حریری وردیان پہنے اور شمشیر مرصع کمر مین لگائے ہوے اسطرح ٹہلتے تھے کہ گویا شمشیرین میانون سے نکلنے والی ہین اور ایک دوسرے پر حملہ کرنیوالا ہے[ف۱]۔ دار الخلافت بغداد مین ہزارہا ایسی عمارتین تہین جسکی نظیر زمانہ کو نہ مل سکیگی۔ قبۃ الخضرا۔ قصر الخلد۔ قصر الذہب۔ دار الخلافت کی جان اور اسلامی عظمت و شان کے گویا نشان تھے۔

ف۱ دیکھو المامون مصنفہ مولانا شبلی نعمانی عم فیضہ ۱۲

سدلیو جو فرانس کا ایک نامور مورخ ہے ایک خاص تاریخ عرب کی فضیلت اور بزرگی اور علم وہنر کے اثبات مین لکھی ہے جسمین لکھتا ہے کہ عرب کے فتوحات کا سیلاب اسپین کے دریاے طاج سے ہند کے دریاے ستلج تک اس فوری حرکت سے پہنچ گیا کہ دیکھنے والے حیرت مین رہ گیے۔ جب اسلامی سلطنت مین ضعف آگیا اور اہل یورپ نے عرب کو اسپین سے خارج کیا تو اسوقت انہین کے کمالات اور انہین کی بیش بہا صنعتون اور ایجادات سے یورپین متمتع ہوئے۔ یورپ مین تو اب بھی وہ انتظام اور طرز تمدن نظر نہین آتا جو کسی زمانہ مین عام اہل عرب کے عادات اور خصائل مین داخل تھے۔

ایجادات وتکمیل علوم

جب حجازی فتوحات کا سیلاب رکتا چلا اور گنگیس سے دریاے ستلج تک اسلامی حکومت پھیل گئی اوسوقت فاتحان اسلام کمالات علمی اور صناعیونکی تکمیل کیطرف جھک پڑے چنانچہ اوسی زمانہ مین قرطبہ اور مصر اور فارس اور نیشاپور اور سمرقند اور ہرات وغیرہ یورپ پر سبقت لے گیے اہل عرب نے جمیع کمالات انسانیہ کا اپنے کو مظہر ثابت کر دیا تھا حکماے یونان کی کل کتابین مامون کے پراسن اور ہمایون عہد مین ترجمہ ہوئین۔ اون کی شرحین لکھی گئین بیش بہا آلات رصدیہ طیار ہوئے۔ تمام کرہ زمین کی پیمائش کی گئی۔

طبقات الامم سے معلوم ہوتا ہے کہ یحییٰ ابن منصور اور خالد ابن عبدالملک اور عباس جوہری نے بحکم مامون الرشید دمشق اور شماسیہ مین رصد بنا کی تھی اور زمان سال شمسی اور مقدار میل شمس اور حالات ثوابت وسیارات کی تحقیق وتفتیش کی اسیطرح[۱] مغربی ساحل پر رصد وقیانوسی

[۱] دیکھو طبقات الامم ۱۲

اور شرق مین رصد الغ بیگی مشہور تھی غیاث الدین کاشانی اور قاضی زادہ رومی اور علامۂ قوشجی نے سمرقند مین اسی رصد سے شہرت پائی - اسیطرح مراغہ مین رصد ہلاکو خانی اور بغداد مین رصد مامونی اور شام مین رصد ابن شاطر اور مصر مین رصد حاکمی تھی - ابو جعفر خوارزمی کی زیج نے مامونی عہد خلافت مین بطلیموسی زیج سے زیادہ شہرت پائی -

عبدالملک بن مروان کے عہد مین جنگی جہازات اور آلات بحری کا ایک عظیم الشان محکمہ ٹونس مین قائم کیا گیا - پس اس سے ثابت ہوا کہ قوم عرب بلاشبہہ تمام یورپ کی استاد واجب التعظیم ہے - انہین عربون نے سفر کے حالات قلمبند کیے - اسی فاتح قوم نے مشاہیر لوگونکی زندگی کے حالات بطور (لائف) لکھنا اختراع کیا - اسی مقدس قوم نے صناعی و دستکاریون کو آسمان کمال کا آفتاب بنا کر چمکایا - انہین کی عمارتین حیرت انگیز نگاہون سے دیکھی جاتی ہین -

رونا تو یہ ہے کہ مخالفت مذہبی نے چشم بصیرت پر پردے ڈال دیے جس سے عام اہل یورپ کی نظر سے اس قوم کا قدرتی حسن پوشیدہ ہو گیا - اسی قوم نے علم طب اور علم تاریخ طبعی اور علم کیمیا اور علم فلاحت پر کمالات کے وہ وہ حاشیے چڑہائے جسکا سمجھنا آج مشکل ہے برخلاف اور علوم عقلیہ کے جسپر مالکانہ قبضہ کر لیا تھا اور جسمین اونکی فضیلت اسلاف سے ترقی کر گئی تھی - اہل یورپ نے اسبات کا اقرار کیا ہے کہ عرب نے کاغذ کی[۵۱] ایجاد مین کپڑے کی ایجاد پر

[۵۱] کاغذ کی ایجاد سے پہلے مختلف چیزین مثل سیسے کے تختے فلزیات کے پتر سے جانورون کی دباغت دی ہوئی کھالین اور اکثر درختون کے پتے زمانہ قدیم مین لکھنے کے لیے مستعمل تھے - مانٹ فیکن نے ایک

بھی شرف حاصل کیا ہے۔ جہانتک ہمکو علم ہے گویا ایک دانا قوم عرب کی اوس خرمن فضیلت کا ہے جو آجتک ہمکو معلوم بھی نہوا۔ بہرکیف عرب ہمارے فضل و کمال کا آب بھی سرچشمہ ہے اور جن کمالات کو قصور فہم سے ہم سمجھتے تھے کہ یہ اور قوم کا ایجاد ہوگا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰) بہت پرانے زمانے کی کتاب کا ذکر کیا ہے کہ وہ سیسے کے آٹھ ورقون پر لکھی ہوئی تھی۔ جب سیسے کی تختے متروک ہوگئے تو اونکی جگہہ دوسرے فلزات پترون پر حرفون کا کندہ ہونا رواج پا گیا۔ چنانچہ رومتہ الکبریٰ کے لوگ تاریخی واقعات پیتل کے پترون پر کندہ کر کے رکھتے تھے۔ کلاڈیس کی اسپیچ بھی پیتل ہی کے پترون پر کندہ کی ہوئی اب تک فرانس کے (لائنس ٹاون ہال) مین بحفاظت موجود ہے۔ بعد ولادت مسیح علیہ السّلام بجاے فلزات کے پترون کے درختون کی چھال اور پتون سے کاغذ کا کام لیا گیا۔ یورپ مین کاغذ بنانے کا طریقہ ۶۰۰؁ء کے بعد استعمال مین لایا گیا ۶۰۰؁ء کے اوس طرف کا کارخانہ سمرقند مین قائم تھا آٹھوین صدی مین جبکہ سارسین نے اسپین کو فتح کیا تو جہان اپنے ساتھہ عربونکے وہ دوسرے علوم و فنون لے گیے تھے وہان کاغذسازی کا فن بھی اپنے ساتھ لائے انگلستان مین سب سے اوّل کاغذ کا کارخانہ سرجان اسپٹل مین ایک جرمنی نے ۱۵۸۸؁ء مین بمقام ڈارٹ فورڈ قائم کیا تھا جسکے صلے مین ملکہ ایلزبیتھ نے نائٹ ہیڈ کے معزز خطاب سے اوسکو نامور اور بلند آوازہ کیا۔ اسکے بعد ۱۶۹۵؁ء مین بمقام اسکاٹ لینڈ عمدہ کاغذ بنانے کی کمپنی قائم ہوئی۔ ۱۷۶۰؁ء مین جیمس وہاٹ مین نے ایک اور کارخانہ میڈاسٹون مین قائم کیا اوسنے اس فن کو یہانتک ترقی دی کہ آج بھی جو عمدہ اور قیمتی کاغذ ہین اوسی کے نام سے منسوب یعنی (ہٹمین پیپر) کہلاتے ہین۔

اہل یورپ نے اس فن کو مسلمانون ہی سے سیکھا اور اپنی جودت فکر اور عقوت آخذہ سے آج اس مرتبہ کمال کو پہنچا دیا کہ عقل حیرت زدہ رہجاتی ہے ۱۲ عرشی تاجپوری۔

وہ ہمکو اپنی معتبر مسیحی تاریخون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مین کل ایجادات کے
موجد عرب ہین۔ اسکے بعد یہی فرانسیسی مورخ اپنی تائید کلام مین اسکندر ہمبلٹ کے کلام کو
نقل کرتا ہے کہ قوم عرب کو خدا نے اسلیے پیدا کیا کہ وہ علوم و فنون صنعت و حرفت کو اون مختلف
قومون مین پہنچاوین جو ساحل فرات سے ہسپانیہ کے وادی کبیر تک پھیلے ہین۔ اہل عرب
کی طبیعتون مین قوم بنی اسرائیل کیطرح یہ بات نہ تھی کہ وہ کسی قوم سے نہ مل سکتے ہون یا مخالف
قومون سے اختلاط اُنکے مذہب کے خلاف ہو بلکہ وہ عام قومون سے دوستانہ اختلاط رکھتے
تھے ارتباط اُنکا قومی شعار تھا تالیف قلوب اُن کے مذہب کا تاکیدی قانون تھا۔ اُنکے
انھین خصائل ملکیہ اور اخلاق آلہیہ نے تمام دنیاوی زمین مین اِنکے فضائل کو پہنچایا۔ مگر باوجود
اس اختلاط کے قوم عرب مین یہ خاص کمال تھا کہ جسکے سبب سے تمام روے زمین پر ممتاز ہو وہ
جہان جاتے تھے اپنی معاشرت اپنی سیر لپنے ساتھ لیجاتے تھے۔ پھر یہی مورخ لکھتا ہے
کہ عرب کے مخترعات اور ایجادات سے ہمکو ثابت ہوگیا ہے کہ اہل عرب کی عقلین سب قومون
کی عقلون سے تیز اور دقیقہ رس تھین۔ عرب کی قومین کمالات علمیہ اور فنون کسبیہ مین ہماری
معلم اور اُستاد ہین۔

یورپ مین شارلمین نامی ایک نامور فرمانروا تھا جسنے سیاست اور حکمرانی کی بنا ڈالی سلطنت
گریک پر زوال آنے تک یہ بادشاہ باقی رہا اسی بادشاہ نے علم و کمال صنعت و حکمت
اوّل اوّل اسلامی مقامات سے لیا اور اپنے قلمرو مین شائع کیا۔ پیرس مین اوسی نے مدرسہ
بنوایا تھا جسمین علوم و فنون کی تعلیم ہوتی تھی۔ ہارون الرشید کا معاصر تھا۔ اِسی کے دربار مین

خلیفہ بغداد نے حیرت انگیز گھڑی[۱] تحفہ بھیجی تھی جسکی بیش بہا صنعت نے دربار کو حیرت مین ڈالدیا
فرانس مین اوسی زمانہ سے گھڑی کا رواج شروع ہوا۔

قطب نما کا ایجادی طرہ اسی عرب کی دستار فضیلت کو زیب دیتا ہے۔ اگر ایک انگریزی
مورخ کا قول تسلیم کرلیا جائے تو اُسوقت بھی یہ ماننا پڑے گا کہ انہین عربی تاجرون سے اہل
یورپ نے پایا۔ کارکرن[۲] صاحب اپنی تاریخ مین لکھتے ہین کہ اہل عرب کی تجارت ممالک
ختا مین آٹھوین صدی سے پندرہوین صدی تک قائم رہی وہین سے اہل عرب نے قطب نما
حاصل کیا اور جہان گیے وہان اس ختائی ایجاد کو لیتے گیے بحر قلزم طے کرکے قسطنطنیہ کے
مغربی ممالک مین جہان اہل عرب کی تجارتی کوٹھیان قائم تھین جب وہان پہنچے تو یورپ
کو بھی اس نعمت سے محروم نہین رکھا۔ پہر وہی انگریزی مورخ لکھتا ہے کہ اہل ختا کی ایجاد
عرب سے یورپ کو ملی اب مین دیکھتا ہون کہ اہل فرنگ نے اس قدیم ختائی ایجاد کو جو حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے ایکہزار سال بیشتر ایجاد ہوئی تھی اپنی طرف منسوب کرلیا ہے۔
اور سکین ساحکیم اس آلہ کے ایجاد کا دعویدار پیدا ہوا۔ مجھکو معتبر اور قدیم ختائی تاریخون سے جہانتک
ثبوت ملتا ہے اوس سے اسکی قدامت بڑہتی جاتی ہے نزولی حالت مین بھی اسکا ایجادی سال
تاریخ مسیح علیہ السلام کی ولادت سے صدیون بیشتر ہے۔ غرض ختائیون سے یہ قطب نما عرب
تاجرون کو پہنچا اور ان سے ہماری قوم نے لیا۔ پہر یہی مورخ لکھتا ہے کہ بارود بھی انہین ختائیون

[۱] دیکھو المامون مصنفہ مولانا شبلی نعمانی عم فیضہ۔ [۲] یہ صاحب کلکتے مین وکیل یا سفیر تھے
سنہ ۱۸۴۷ء مین تاریخ چین لکھی۔۱۲

کی قدیم ایجادات سے ہے اور ظنِ غالب ہے کہ اسی قوم کا کوئی نسخہ اہلِ عرب کو مل گیا ہو اور وطن مین جاکر اسی قوم نے اپنی طرف منسوب کرلیا ہو۔

تحقیق طبابت علم طبابت[ف] کا موجد ایک مصری حکیم ہے پہلا مدرسہ طبابت کا اسکندریہ مین کھولا گیا جسمین ٹری ٹس اور رہر افلس اُستاد تھے اوسی زمانہ مین علم تشریح مدون اور مکمل ہوگیا تھا علم نباضی کی تکمیل بھی انہین حکماے مصر کی قوت فکریہ کا نتیجہ ہے جنھون نے حضرت عیسیٰ کی ولادت سے صدیون پیشتر علم جراحی اور نباضی اور دواسازی کو مُرتّب اور مکمل کیا۔ ہندوون کی کتب تاریخ سے اس فن شریف کی عمر تین لاکھ بچاسی ہزار سال معلوم ہوتی ہے جسکا موجد برہما تھا اور جسنے فن طبابت کے متعلق ایک لاکھ اشلوک ویدک شاستر مین تحریر کیے۔ بقول ڈاکٹر رائل صاحب علم کیمیا اور معدنی دواؤن کا استعمال کرنا ایجادات ہند سے ہے مگر اسلامی مورخ لکھتے ہین کہ ہندیون نے یونانیون کی طرح مصری حکیمون سے تعلیم پائی اور وہی مصری سرمایہ ہندی حکما کے افتخار کا ذریعہ ہوا۔ ایک نامی ڈاکٹر حیوانات کی تشریح حکیم فیثاغورث کیطرف منسوب کرتا ہے یونانیون سے رومیون نے فن طب حاصل کیا۔ اسقلیدس اور ڈی اسکاٹوس اس فن مین شہرت اور ناموری کے سارے زینے طے کرچکے تھے۔

ایک سو آٹھہ ہجری مین عرب اس فن کی تحصیل اور تکمیل کیطرف آمادہ ہوگیے اور بقراط

[ف] دیکھو معدن الحکمۃ مولفہ ڈاکٹر سید غلام حسین جو صاحب تصانیف کثیرہ ہین اور جنکا دماغ انگریزی معلومات سے منور ہے ۱۲

وجالینوس کی کتابون کو یونان سے جزیرہ نمائے عرب مین کھینچ لائے جسکی تکمیل آل عباس نے کی۔

سن بارہ سو عیسوی مین اہل یورپ نے سونا چاندی بنانے کی امید پر اہل عرب سے علم کمسٹری حاصل کیا اور سن پندرہ سو تک اہل یورپ کا طبی علم کمسٹری تک محدود رہا۔

سن پندرہ سو عیسوی مین محمد بادشاہ نے قسطنطنیہ کو جب فتح کیا تو وہان کے فاضل اور حکیم اطراف عالم مین منتشر ہوگیے اور علمی ذخیرہ اپنے ساتھ لیتے گیے اور اوسی دولت سے یورپ کو جاکر مالامال کیا۔ صاحب تاریخ سلطنت انگلشیہ کا قول ہے کہ ہنری اوّل کے عہد مین اہل یورپ نے ہسپانیہ جاکر مسلمانون سے طب اور ریاضی اور فلسفہ وغیرہ حاصل کیا اور وہان سے جاکر اپنی قوم پر اوس علمی دولت کو ایثار کیا۔

اسلامی تحقیق اور ایجاد — عمل ید مین اہل اسلام کا کمال ابو القاسم ابن زہرادی کی کتاب دیکھنے سی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون نے اس کام کی تکمیل کہان تک کی ہے جسکو اہل یورپ نے اپنی قوت ایجادی کی طرف منسوب کرلیا ہے۔ ہارون نے مرض چیچک کی ایجاد مین نام حاصل کیا جسکی تحقیق ماہئیت مع علاج[۵] رازی عراقی نے کی۔ ابو الخیر بغدادی۔ نے جو ایک نامور حکیم تھا اپنی قوت ایجادی کے سبب بقراط دوم کا خطاب حاصل کیا۔ معلم ثانی ابو نصر فارابی سا حکیم بو علی اور ابن رشد ایسا فلاسفر جن کو تمام یورپ نے مسلم الثبوت استاد مانا ہے۔ ان حکما کی اجتہادی قوت اور تصانیف غیر محدود نے اس فن کو لا بنا کرلیا۔ اطبائے طبقہ اسلام جن سے

[۵] دیکھو ابو القاسم ابن زہرادی کی کتاب ۱۲

معالجہ کرانے کی تمنا اُنکے دشمن بھی رکھتے تھے چنانچہ قسطلیہ کے بادشاہون مین کسیکو مرض استسقا نے جان بلب کر دیا تھا دولت عباس نے اُسکی خواہش پر (قرطبیہ) مین اُس کا علاج مسلمان طبیبون کے سپرد کر دیا - حکیم ابوریحان نے حرکت ارض کے باب مین شیخ الرئیس سے جو مناظرہ کیا ہے اُسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوریحان حرکت ارض کا قائل تھا جسکو فلسفہ جدید حکماے یورپ کی تحقیق سمجھتا ہے - بنی خاکر کی کتاب آلات جر ثقیل کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اہل اسلام نے اِس فن کو بھی ادھورا نہین چھوڑا ہے - صدہا آلات متحرکہ ایجاد ہوے ہزارون براہین ہندسیہ عملی طور پر ثابت کیے گیے - امیہ بن عبد العزیز نے ایک ڈوبے ہوے جہاز کو بحر اخضر سے بمعاونت انہین آلات غریبہ کے نکالا جسکی نظیر یہ ترقی یافتہ زمانہ عملی طور سے آجتک نہ دکھا سکا - ہارون الرشید نے دو بغدادی علما کو صحراے سنجار کے کسی خاص حصّہ کی پیمایش کا حکم دیا تاکہ زمین کی کرویت بالمشاہدہ ثابت ہو جاے چنانچہ قطب شمالی کے ارتفاع سے جو اوس خط کے ایک طرف جانے سے ظاہر ہوئی تھی زمین کی کرویت ثابت ہو گئی - علاوہ اسکے اہل عرب نے اقلیدس کی بسیط شرح لکھی اور بہت سی شکلین بڑہائین - بطلیموسی زیچ کی اصلاح کی - منطقۃ البروج کے تعریج کا حساب لکھا جیسا اوقات اعتدال کے اختلاف کو لکھا تھا ویساہی سنین شمسیہ اور سنین زمنیہ کے اختلاف کو بھی تحریر کیا اور اُنکے درمیان مین چند دقیقون کا فرق پایا -

اہل عرب نے تحریر کے لیے چند قسم کے آلات ایجاد کیے - فن ریاضی مین انکا کمال سلف سے بڑھا ہوا تھا جسکے شاہد وہ عجیب و غریب مکانات رصدیہ ہین جو سمرقند کے اردگرد بنے ہوئے ہین

پانی کا مقطر کرنا خاص عرب کی ایجادات سے ہے منجملہ اون علوم کے جنمین اہل عرب کو غیر قومون پر فضیلت تھی ایک علم جغرافیہ ہے اور اس فن مین جن لوگون نے شہرت پائی اونمین ایک ابو الفدا دوسرا مسعودی ہے جنکی تاریخین اُنہین کے نام سے آجتک مشہور ہین - ابن ہشیم روشنی اور حرارت کی جسمیت تحقیق کر کے بدلائل عقلی ثابت کر چکا ہے جسکو ترقی یافتہ زمانہ تحقیق جدید خیال کرتا ہے - ثابت بن ناصر دمشقی جو آل حمیر سے عہد خلافت یزید ثانی مین ایک نامی فلاسفر تہا آلات جاذب برق اوّل اوسنے ایجاد کیے جنکے سبب سے بادلون مین سے قوت کہربائیہ بجلی کو جذب کرتی تھی اسیکے صلے مین خلیفہ شام نے ایک لاکھہ دینار ثابت کو مرحمت فرمایا جس ایجاد کو مہذب زمانہ فرنکلن مسیحی کیطرف منسوب کرتا ہے - لوہا ڈہالنے اور پگہلانے کی تدبیرین عبد الملک بن مروان کی عہد خلافت مین ایجاد ہوئین جسکو اہل یورپ انگلستان کی قوت ایجادی کیطرف منسوب کرتے ہین - انہین مسلمانون نے بارود اور بندوق بھی ایجاد کی جو ڈہلے ہوے لوہے کی ہوتی تھی - اسیطرح اکثر تحقیقات جدیدہ کا مولد و منشا اگر تلاش کیا جاے تو ہمارے ہی اسلام کی قوت ایجادی اُسکا مخرج ہوگی -

اسیطرح مسلمان شاعری کے موجد ہین نظم کی بحرین انہین کی قوت ایجادی کی مرہون ہین - فرانس اور اٹلی وغیرہ مین شاعری کا شوق مسلمانون ہی کی بدولت پیدا ہوا - ڈاکٹر جانسن کو اگرچہ انگریزی مین اوّل لغت لکھنے کی عزت حاصل ہے مگر مسلمان فرہنگ نگار بہت پہلے اوس سے ہو چکے ہین - ایک عربی لغت† کی کتاب ساٹھ جلدون مین ہے جسمین تحقیق لغت کے علاوہ

† دیکھو نواب محسن الملک بہادر کا لکچر جو محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس پنجم سے متعلق ہے ۱۲

ہر محاورے کے مقابل علما اور شعرا کے فقرے اور اشعار سند کے لیے لکھے گئے ہین اندلس
کے کتب خانے مین ایک ناتمام لغت جسکو کاتب باب العین تک لکھنے پایا تھا سو جلد ونمین تھی۔
مردم شماری آمد وخرچ کی تفصیل سفر کے حالات اول مسلمانون ہی نے کتابون مین درج
کیا ہے۔ فرانس وجرمن اور انگلستان کے لوگون کو مسلمانون ہی کے سبب سے سواری کا شوق
ہوا اور گھوڑون پر سوار ہونے لگے ورنہ اہل یورپ شاذونادر گھوڑون پر سوار ہوتے تھے۔
عورتین مردون سے زیادہ علم کی شائق تھین قرطبہ اور مصر مین اکثر لیڈی ڈاکٹر بہی مسلمانون
کی عورتین تھین۔ ہام جرمنی جسنے مسلمانون کے ذکر مین سات جلدون مین ایک تاریخ لکھی
ہے اہل اسپین کی نسبت لکھتا ہے کہ اسپین مین جو ترقی علوم وفنون مین مسلمانون نے
کی تھی اوسکی تعریف محال ہے۔ مسلمانون کا دماغ اونکا علمی ذوق نہایت نازک اور پاکیزہ تھا
اون مین تہذیب کا وہ جوش تھا جو نہایت مہذب اور تربیت یافتہ قوم مین پیدا ہو سکتا ہے
علم موسیقی اور شاعری اور دیگر اعلیٰ درجہ کے علوم سے یہ عالی دماغ اور روشن ضمیر مسلمان
قدرتی مناسبت رکھتے تھے۔ ہندسہ ہیئت فلسفہ علم نباتات منطق انکا خانہ زاد تھا۔ ایجادی
قوت انکی پرستار تھی حرفت اور صنعت گویا انکا آبائی پیشہ تھا۔ یہی مورخ لکھتا ہے کہ صنعت و
حرفت علم وہنر تہذیب وشائستگی بلکہ ہر قسم کے سویلزیشن مین قرطبہ دنیا کا سب سے زیادہ
چمکدار ستارہ تھا۔

مسلمان اگرچہ فلسفہ وطب مین بقول مولانا شبلی نعمانی یونان وروم کے منت کش ہین۔
مگر جو کچھہ انہون نے اون سے لیا انکی تحقیقات اور معلومات کے مقابل وہی نسبت ہے جو دانے کو

خرمن سے اور ریزہ ہاے جواہر کو معدن سے - امام غزالی - فخر الدین رازی محقق طوسی

سہل بن ہارون - ابن رشد - ابو نصر فارابی - ابو الروس - یہ وہ لوگ ہین جنکا علمی خزانہ مشاہیر

حکماے یونان کے معلومات کا ہمپایہ تھا بلکہ بعض حکماے اسلامیین کے فضل و کمال کا

علمی پلہ بہ نسبت یونانیین کے گران تھا - ہیئت کو علماے اسلام نے جو ترقی اور شہرت دی

اُس سے خود دایایان یورپ کو اقرار ہے - طبیعیات[۵] مین ارسطو کی غلطیان بدلائل ثابت

کی گئین - منطق کو نئے طرز سے ترتیب دیا - نور کی رفتار دریافت کی - علم مناظر مین انعکاس کا

قاعدہ معلوم کیا - جبر و مقابلہ جو چند جزئے مسئلون کا نام تہا اوسکو علمی مجلس مین کرسی نشین کیا -

دوا سازی - عرق کھینچنے کے آلے مو الید ثلاثہ کی تحلیل - تیزابون کے باہمی فرق اور مشابہت کا

امتحان انھین مسلمانون کی ایجادات سے ہین - کیمسٹری انھین کی قوت ایجادی کی احسانمند ہے

علم نباتات مین اپنے تجربون سے دو ہزار پودے اور اضافہ کیے جسکا بڑا حصہ ابن بیطار

کی سیاحت کا ماحصل تھا - غرض آج یونانی و عربی تصنیفات کا کوئی شخص اگر موازنہ کرے

تو زمین و آسمان کا فرق پائے گا -

ڈراپر صاحب لکھتے ہین کہ آجکل کے یورپ کے عالم اور حکیم اور ہیئت دان چاہتے ہین کہ اپنی

بزرگی قائم کرین اور اصلی عالمون کو اندھیری مین چھوڑ دین لیکن اونکی کوشش انصاف کی

نظر مین بالکل حقیر معلوم ہوتی ہے - عربون نے اپنا نام آسمان کے ستارون پر لکھ

رکھا ہے -

---

[۵] دیکھو مسلمانون کی گزشتہ تعلیم مولفہ مولانا شبلی نعمانی ضمیمہ ۱۲ -

پھر بھی مورخ لکھتا ہے کہ الجبرا کے اصول سے جو ہمکو واقفیت ہوئی وہ فاتح قوم یعنی عربون کی بدولت ہوئی یہ علم اوّل اٹلی مین تیرہوین صدی کے آغاز مین مسلمانون نے پہنچایا۔ فرانس اور جرمن اور انگلنڈ کے طالب علم۔ علم کے اوس صاف اور پاکیزہ چشمے سے سیراب ہونے کے لیے آتے تھے جو مسلمانون کے چشمے مین بہتے تھے ایک یورپین مورخ لکھتا ہے کہ مسلمانون نے سوت اور روئی سے کاغذ بنانے کا طریقہ ایجاد کیا جس سے یورپ کو غیر محدود فائدہ پہنچا۔ مسلمانون نے بہت سی تجارتی ایجادین نکالی تھین جو دوسرے علمون کے ساتھ یورپ مین داخل ہوئین۔

غرض کیا علم کیا فن سب کے موجد عرب ہین اور انہین عربون کی فیاضانہ ایثار نے علمی اور عملی

لہ یہ مضمون نواب محسن الملک بہادر کے لکچر سے لیا گیا ہے جو محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس پنجم مقام الہ آباد مین دیا گیا ہے۔ ۱۲ ؎ سن ایکہزار عیسوی کے آخر مین پوپ جربیر فرانسیسی جو انجام کار پوپ اعظم کی شاہی کرسی پر بیٹھا اور سلفسٹر ثانی کے نام سے بلند آوازہ ہوا۔ اسپین کے مسلمانون سے علم جبر و مقابلہ فلکیات فلسفہ ہیئت متعلق علم بناتات کسٹری وغیرہ کی تحصیل کی اور پھر اوسنے یورپ کے لیے ایک عمدہ کارخانہ خاص اہل عرب کی صنعت کا جاری کیا اور ایک بہت بڑا ذخیرہ نادر نادر اسلامی کتابون کا فراہم کیا جسکا ترجمہ لاٹن اور فرانسیسی زبان مین کیا گیا۔ ۱۲ دیکھو تاریخ مقریزی اور ابوالفرج ۱۲ عرشی۔ حکم دوم بن عبدالرحمن سوم کے کتب خانے کی فہرست جو ہنوز ناتمام تھی چوالیس جلدون مین تھی دیکھو تاریخ مسامرہ ۱۲ عرشی تاجپوری ۱۲

دولت سے یورپ کو مالامال کر دیا۔ اسلامی سلطنت کا مٹنا درحقیقت اسلامی کمالات کا مٹنا تھا جو
حقیقت مین حوصلہ فرسا حادثہ ہے۔ اُنکے کمالات اُنکی خوبیان اُنکا علم و فضل اُنکی قوت ایجادی
کے آثارات اُنکی جادو کار طبیعتون کے علامات اُنکی غیر محدود فیاضیان ایسی تھین کہ آجتک
انگریزی تاریخون کا لفظ بہ لفظ بلکہ حرف حرف گرانبار احسان ہے۔ مگر ہماری کوتہ نظری اور کم مائگی
نے اُن نامور باکمالون کے کمالون کو گمنامی اور بے نشانی کے ساتھ صفحہ ہستی سے مٹادیا جسکا
مٹنا درحقیقت اسلامی عظمت و شان کا مٹنا تھا۔ مین نے جو کچھہ لکھا ہے دریا سے ایک قطرہ یا یون
کہئیے کہ خرمن سے ایک دانہ اُٹھالیا ہے۔ اسلامی ایجادات کا سلسلہ وار بیان کرنا کہ کب
اور کس سن مین کس نے کیا چیز ایجاد کی اُسکی سرگزشت کیا ہے۔ اُنکے معاصر کون کون تھے
کب پیدا ہوے۔ اور کس مدرسہ مین تحصیل کی اور کس سن مین وفات پائی۔ اُن تعلیم یافتہ نوجوانون
کا کام ہے جنکا روشن دماغ انگریزی خیالات سے منور جنکا خزینۂ خیال مشرقی اور مغربی علوم
سے لبریز اور انگریزی اور تازی زبان کی جامعیت سے مجمع البحرین ہے۔ نہ میری معلومات
کا خزانہ اس عمارت کے لیے کافی ہے۔ نہ اتنا سرمایہ علمی کہ اُس سے کامل مدد مل سکے۔
نہ اتنی وسعت نظر کہ علمی قوت کی دستگیری سے ایک ایسی خیالی تصویر کھینچکر (جو اُس خارجی صورت
کے خط و خال سے بالکل مشابہ ہو جو مسلمانون کی قوت ایجادی سے متعلق ہے) پبلک مین
پیش کرون جسکی دلفریب ادا قبولیت عام کے ساتھہ ہر دل مین جگہہ پیدا کر سکے۔ نہ انگریزی زبان
سے واقف کہ اُنکی تاریخون سے کچھہ کام لے سکون اور ان خزف ریزون کو اُنکے نورانی
کمالات کی آب و تاب سے گوہر شب تاب بنا سکون۔ جو لوگ اس کام کے قابل ہین وہ تصنیفات

سے کچھہ ایسے ہاتھہ کھینچ بیٹھے ہین کہ کوئی تحریک انکی دماغی قوت کو ہیجان مین نہین لاسکتی نہین اس کام کے قابل تھا نہ اسکو پورا کرسکا - میری بے بضاعتی اور کم مایگی ناظرین کی خدمت مین میری شفاعت کیلیے کافی ہے -

تجارت

تجارت مین اہل عرب نے ابتداے اسلام سے ترقی کی جس عمارت کی ابتدائی بنیاد مین خود ہمارے رہبر صادق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی اینٹ رکھی اور حضرت خدیجتہ الکبریٰ کا مال تجارتی ملک شام مین لے گیے جہان بحیرا راہب نے آپ کی رسالت اور خاتمیت دونون کی تصدیق کی - قریش کی تجارت ہمیشہ ارمن اور قبطیون کی دولت سے ٹکر کھاتی رہتی تھی -

اہل عرب اور چین کی تجارت خلیفہ منصور نے دوسری صدی مین ایک سفارت شہنشاہ ست سنگ کے پاس روانہ کی اس سفارت نے ممالک چین کے اکثر جزیرون مین اسلامی تاجرون کی عظیم الشان کوٹھیان دیکھین - اوّل اوّل عرب تجار نے جزائر چین مین کوٹھیان قائم کین - جاوا کی سلطنت مین تجارت اور اسلام دونون کو چمکایا - ٹرناٹی - ماہیرا - آمبون - فلپائن - برنیو - ان تمام جزائر مین اسلامی تجار مور و ملخ کیطرح پھیلے ہوے تھے - اس بات کا علم کہ اہل عرب کس زمانہ سے مشرقی ممالک مین تجارت کر رہے تھے کسی مورخ نے نہین لکھا - مختلف تاریخون کے دیکھنے سے اتنا پتہ ملتا ہے کہ حضرت عیسیٰ[۱] علیہ السلام کی پیدایش سے تقریباً

[۱] دیکھو مضمون چین مصنفہ ٹی ڈبلیو آرنلڈ صاحب پروفیسر مدرستہ العلوم علیگڈہ - اور تاریخ ابن بطوطہ ۱۲ عرشی تاجپوری''

ایک صدی پیشتر جزیرہ سیلون کی تجارت بالکل عربون کے ہاتھ مین تھی۔ ساتوین صدی کے آغاز مین جب تجارت بذریعہ سیلون چین سے شروع ہوگئی اور روز بروز ترقی بر پایہ بپایہ چڑہتی گئی تو آٹھوین صدی کے وسط مین عرب تاجر مقام کینٹین مین کثرت سے نظر آنے لگے ۔ دسوین صدی سے پندرہوین صدی تک جب تک بحر الجزائر مین پرتگیز کا دخل ہنوا مشرقی ممالک کی تمام تجارت عربون کے ہاتھ مین رہی ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ عرب تجار نے جزائر میلے کے اکثر جزیرون پر اپنی تجارت گاہین قائم کین جیسا کہ شام۔ مصر۔ اندلس۔ افریقہ۔ فارس ترکستان۔ وغیرہ مین کیا تھا۔

ابن بطوطہ۔ جزائر میلے مین جسوقت پہنچا تو وہان کی اسلامی تجارت اور اسلامی ترقی دیکھکر بے اختیار زمین پر گر پڑا۔ غرض قبیلے کے قبیلے ریگستان عرب سے نکلکر مثل سیلاب ممالک شرقیہ مین پھیل گیے اسیطرح جزائر فلپائن مین تجارت اور اسلام دونون ہمراہ لائے اور ممالک مشرقی مین ان عربی تاجرون نے دونون تجارت کو فروغ دیا۔ پولیٹکل اور سوشیل دونون اعتبار سے تجارت اور اسلام دونون کی مستحکم بنا ڈالی۔ اسیطرح سولہوین صدی مین اسپین کے اسلامی تجار ممالک شرقیہ مین گھس آئے۔ بادشاہ آچین انہین تاجرونکی حسن کوشش اور تالیف قلوب سے مسلمان ہوا۔ یہان کا ریشمی کارخانہ جو انہین اسلامی تاجرون کی ہمت اور کوشش کا نتیجہ تھا سولہوین صدی تک ترقی کرتا گیا۔ چنگیز خان کی تہری دولت مین (گروہ تغلقانی) کے ہمقوم وطن کو خیر باد کہکر صوبہ شانسی اور کانسوہ مین بلباس تاجری آ آباد ہوگیے چونکہ تجارت کے ساتھ قدرتی دلچسپی رکھتے تھے قدم بقدم بڑہتے گیے۔ معاملات تجارت مین اونکی راستبازی

اور دیانت کی شہرت وبا کی طرح تمام وسط ایشیا مین پھیل گئی۔ مغلون کی فتوحات سے شام وفارس کے مسلمان بھی بغرض تجارت مشرقی اضلاع مین ٹوٹ پڑے۔ شام اور بحیرہ لیوانٹ کی بندرگاہون مین مشرقی پیداوار فقط تاجران عرب کے توسل سے پہنچتی تھی۔ اوّل صدی مین دار الخلافت بغداد سے چار ہزار عرب شاہ تھانگ کی کمک پر ایک بغاوت فرو کرنے کو ممالک چین مین پہنچے جب لڑائی ختم ہو چکی اور زبان شمشیر کے جوہر دکھا چکے تو عربی اور عجمی تاجرونکی پشت گرمی سے خاص خاص مقامات کو لوٹ لیا اور بضرورت وہین جابرانہ بود وباش اختیار کی تاکہ تجارتی لباس مین اسلام کی خدمت کرین۔ اسیطرح جزیرہ سماٹرا اور سمدرا اور آڑو مین اسلامی تجارت ترقی کے سارے زینے طے کر چکی تھی۔ چودہوین صدی کے آغاز مین انہین عربی تاجرون نے مارا سیلو کو مسلمان کیا جو سمدرا کا بادشاہ تھا اور جسکا بعد اسلام ملک الصالح خطاب ہوا۔ اسیطرح خان سٹیوک کا اسلام لانا انہین تاجرون کے اسلامی جوش کا نتیجہ تھا۔ خان سٹیوک نے اسلام لانے کے بعد صوبہ کانسوہ کو جبراً مسلمان کیا۔ اُسکے جانشینون نے بھی وہی رفتار اختیار کی۔ مسٹر آرنلڈ صاحب لکھتے ہین کہ میری رائے مین مسلمانونکی ایسی کثرت اور جوش اسلامی سے یورپ کی تہذیب کو نہایت ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے اسلام ایک نہ ایک دن ضرور چین کا قومی مذہب ہو جاے گا جب ہم دیکھتے ہین کہ وہان کے اصلی باشندون مین اسلام برابر ترقی کر رہا ہے اور اپنے اغراض پورا کرنے کے لیے موقع کا منتظر ہے یقینی کہہ سکتا ہون کہ ایکدن اسلام اپنے مقاصد حاصل کریگا پھر لکھتا ہے کہ اگر اسلام نے چین پر ملکی حکومت حاصل کر کے عوام مین اسلام پھیلانے کی کوشش کی تو کیا اُسکا کوئی مزاحم ہو سکے گا (ہمارے خیال مین ہرگز نہین) پھر لکھتا ہے کہ سواے

تاج شاہی جتنے جلیل القدر عہدے چین مین ہین مسلمان مثل رعایاے چین اوسپر ممتاز ہوتے ہین مثلاً وزارت - گورنری - سپہ سالاری - حکومت فوجداری وغیرہ - پہر اوسیکا قول ہے کہ چین مین مسلمانون کے نام بحیثیت حکام اعلیٰ فوجی یا انتظام ملکی ہی نہین دریافت ہوتے بلکہ تجارت صنعت علوم ریاضیہ اور ہئیت وغیرہ مین بہی مسلمان نامور ہین -

غرض ملک چین مین عربی تُجَّار - تجارت کے ساتھ اسلام کو بہی ہمراہ لائے - جن کی سودبخش کوششون کا یہ نتیجہ ہوا کہ ممالک چین کے مسلمانون کی تعداد جن کو فقط تاجرون نے تالیف قلوب اور حسن کوشش سے مسلمان کیا ہے روم اور مصر کے مسلمانون سے آج کہین زیادہ ہے جہان اسلام نے بزور تیغ وبقوت حکومت اشاعت پائی تھی - واِنّ هذا لشی عجیب -

اسیطرح عربون کی تجارت بحیرہ قلزم - خلیج فارس ممالک ترکستان مَرو بخارا اطالیہ سسلی آفریقہ ہندوستان وغیرہ مین ناموری اور شہرت کے آسمان پر ستارہ بن کر چمکی - ہزارہا صناعتی کارخانے اور تجارتی کوٹھیان قائم کین - انکی راستبازی اور دیانت نے تمام یورپ کو خریدار بنادیا فتوحات کے ساتھ تجارت بہی ترقی کے زینے طے کرتی گئی - صناعت نے اپنی بیش بہا ایجادات سے بقاے دوام کی عزت حاصل کی -

غرض انہین عربون نے فن زراعت مین ترقی نمایان کی - قانون زراعت کے موجد ہوے - جانورون کی نسل بڑہائی - گہوڑون اور چوپایون کے افزائشی ذرائع مہیا کیے - چاول اور نیشکر اور روی کا طرز استعمال انہین سے غیر قومون کو پہنچا - ہزارہا شہر لاکہون قریے آباد کیے

صدہا نہرین جاری کین۔ باغ کے میوے اُنکا استعمال اُنکی ترقی کے اسباب اسی قوم سے غیر قومونکو پہنچا۔ ریشم کی پیدائش اور اوس سے عمدہ کپڑا بنانے کی ترکیب انہین نے بتائی۔ نور کی رفتار زمین کی حرکت انہین مسلمانون نے دریافت کی جسکا ایجادی فخر آجکل انگریزون کو حاصل ہے۔ الجبرا۔ علم ہیئت۔ جغرافیہ۔ انہین عربون کی قوت ایجادی کے ممنون ہین۔ کیمسٹری۔ علم نباتات۔ انہین مسلمانون سے مسیحیون نے حاصل کیا۔ لغت کی تدوین انہین سے سیکھی۔ علم جر ثقیل انہین کا مرہون منت ہے۔ بطلیموسی زیچ کی اصلاح انہین مسلمانون نے کی۔ منطقۃ البروج کے تعریج کا حساب انہین نے لکھا۔ تحریر کے لیے مختلف قسم کے آلات اسی قوم نے ایجاد کیے۔ فن ریاضی کے یہی مربی ہین تقطیر الماء انہین کی ایجادات سے ہے۔ روشنی اور حرارت کی جسمیت انہین نے ثابت کی جسکو فرقہ مسیحی نے آنکھہ بند کر کے اپنے قوم کی طرف منسوب کر لیا ہے۔ آلات جاذب برق انہین کی ایجادات سے ہے۔ اسلحہ بنانے اور لوہا ڈہالنے اور پگہلانے کی تدبیرین انہین کی قوت آخذہ کی ممنون ہین۔ بارود اور بندوق اسی قوم سے یورپ نے لی۔ قطب نما انہین سے یورپ مین پہنچا۔ شاعری کے موجد یہی عرب ہین۔ طبابت کی سرپرستی انہین نے کی۔ مرض چیچک کی ایجاد اور اُسکی تحقیق ماہیت انہین کی قوت علمی کا نتیجہ ہے۔ ثوابت و سیارات کی تحقیقات اوّل اسی قوم نے کی۔ فن تعمیر انہین سے یورپ نے حاصل کیا۔ حریر بافی کے یہی استاد ہین۔ فن نقاشی اور رنگ سازی کی تعلیم یورپ نے انہین سے پائی۔ موسیقی کی بنا یزید ثانی کے وقت پڑی۔ شاہزادہ خالد نے علم کیمیا مین شہرت حاصل کی۔ عنبر کی شمعین [1]۔ جواہر کی مرصع جوتیان چاندی اور صندل کے

[1] دیکھو المامون مولفہ مولانا شبلی نعمانی عم فیضہ ۱۲

بجتے ایک عربی نسل عورت کے جوہر طبیعت کا ایجاد ہے جو ہارون الرشید کی عزیز اور مشہور خاتون تھی جس کا نام نہر زبیدہ سے قیامت تک صفحۂ روزگار پر یادگار رہے گا۔

تمام یورپ کی قومین رزمی باجے کے لحاظ سے ترکون کی قوت ایجاد کی ممنون رہینگی۔

سقون کی پلٹن فوج کے ہمراہ رہنے کے لیے پہلے ترکان روم نے قائم کی۔

محکمہ کمسریٹ سپاہیونکی رسد رسانی زخمیونکی خبر گیری انہین ترکون کی ایجادات سے ہے

کاغذ بنانے کا طریقہ انہین عربون نے ایجاد کیا جس سے یورپ کو غیر محدود فائدہ پہنچ رہا ہے

گھڑی انہین عربون کی ایجادات سے ہے۔

غرض کیا علم وفن کیا حرفت وصناعت کیا تہذیب وشائستگی کیا طرز تمدن وآئین سیاست سب کے موجد عرب ہین۔ اور انہین عربون نے غیر قومون کو تعلیم دیکر وحشی کو مہذب نادان کو دانا بے ہنر کو باہنر بنا دیا۔ بلکہ یون کہیے کہ سوتے ہوؤن کو اٹھا دیا اور بیٹھے ہوؤن کو کھڑا کر دیا۔

علم وتہذیب کی شعاعین ہمارے ہی پاک سینون اور مقدس خیالون سے اہل یورپ کے دماغون مین پہنچین۔ ہماری ہی صحبت نے انکو شائستہ۔ ہماری ہی معاشرت نے انکو مہذب۔ ہماری ہی تعلیم نے انکو دانا اور ہماری ہی رہبری نے انکو باخبر بنا دیا۔ اور ہمارا ہی علم انکے بام ترقی پر پہنچنے کا زینہ اور انکی درستی اخلاق کا معاون ہوا۔ جسنے یورپ کو قعر جہالت سے نکالا وہ ہمارے ہی اسلاف تھے۔ جنکی معاشرت نے وحشی قوم کو مہذب بنایا وہ ہمارے ہی آبائے کرام تھے۔

زیادہ تر بیت المقدس کی لڑائیان[۵ع] انکی ترقی کا باعث ہوئین۔ جسکا بانی متعصب پطرس تھا

[۵ع] ہماری قدیم تاریخین فتوحات اور خانہ جنگیون سے لبریز پائیگا۔ کہین کہین علمی جلسون مین آپ کو

یہ لڑائیان آخر گیارہوین صدی سے تیرہوین صدی کے آغاز تک قائم رہین جسکے نتائج صلیبیون کے حق مین سودبخش نہوے مگر اسقدر ضرور حاصل ہوا کہ مشرقی قومون سے مل جل کر اپنے نقائص کی اصلاح کی باہمی اختلاط سے اُنکا تعصب گھٹتا گیا اور ارتباط بڑہتا گیا۔ غرض مسلمانون کی صحبت سے اُنکے خیالات اُنکے عادات اُنکے علوم و فنون اُنکی ایجادات و اختراعات یہ سب کچھ اُنہین سے لیا اور اپنی قوم پر ایثار کیا۔

پس اہل یورپ کے آغاز تمدن کا زمانہ گویا تیرہوین صدی ہے اسکے بعد انہون نے اپنی علمی اور عملی ترقی مین کوشش کی۔ دو قوتون نے اُنکی علمی اور عملی ترقی مین وہ کام کیا جو بارود مین آگ کرتی ہے۔ چھاپہ کی ایجاد سے جو تہذیب اور جو خیالات کہ برسون مین پہیل سکتے تھے دنون مین پہیل گیے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۷) بڑے بڑے ادیب فلاسفر حکیم مہندس ریاضی دان شاعر وغیرہ بھی دکہائی دینگے جنمین بعض بعض قلم و علم و فضل کے ثانی اسکندر اور ثالث بقراط و ارسطو ہونگے۔ مگر تجارتی یا صناعتی جلسے خال خال کسی مبسوط تاریخ مین نظر آئینگے۔ اسکا سبب اُنکی والا نظری اور بلند خیالی تہی یا اوسوقت کا مذاق ایسی چیزون کو دانستہ قلم انداز کرجاتا تھا۔ اُنہین کیا معلوم تہا کہ آئندہ نسلین بہارستان عالم مین کس مذاق کے ساتھ جلوہ گر ہونگی۔ جن چیزون کو ہماری قلم نے آج نظرانداز کیا ہے وہی واقعات آئندہ آب زر سے لکھے جاینگے۔ مین نے مختلف تاریخون رسالون لکچرون سے جو متفرق جستہ جستہ مذکور تھے بہزار مشکل اس مضمون کو فراہم کیا ہے سیچی تاریخون کیطرح نہ اُن باکمالون کی سیرت و عادات کا حال کہلتا ہے نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بزرگ کب اور کہان اور کس سن مین پیدا ہوے۔

دخانی مرکب نے تجارتی ترقی کے سامان ایسے فراہم کر دیے جس سے ہر شخص اگر ہمت کرے تو مہینون کی راہ دنون مین طے کر سکتا ہے نہ اُسکو رہزنون کا گروہ روک سکتا نہ پہاڑ اور ٹیلے سدراہ ہو سکتے نہ راہداری کے پروانونکی ضرورت پڑ سکتی۔

تنزل کے سامان

اب ہمکو تنزل کے اسباب دیکھنا چاہیئے کہ چلتے چلتے یہ گاڑی رُک کیون گئی اور رفتہ رفتہ اُسکے کیل پُرزے سست اور ڈہیلے کیون ہو گیے۔ اور اُن کیل اور پُرزون کی درستی کے آلات کیون مہیّا نہو سکے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ گاڑی نکمی ہو گئی۔ لکڑی کو دیمک لگ گئی۔ کیل پُرزون کو زنگ کہا گیا۔

خلفاے راشدین کے بعد اسلامی سلطنت کے کئی ٹکڑے ہو گیے۔ ہر ٹکڑا ایک ایک

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۸) اگرچہ اِس مضمون مین مسلمانون ہی کی تجارتی یا صناعتی ترقیان لکھنی مقصود ہین مگر ایسے موقع پر جہان ہمنے مسیحی ترقی کا زمانہ تبلایا ہے اگر اُنکی ایجادات کا ذکر بطور حاشیہ کر دیا جائے تو خالی فائدہ سے نہوگا۔ کوئی مسیحی تاریخ اُٹھا لیجیے تعصب خودستائی قوم فروشی سے لبریز پائے گا۔ اور مسلمانون کے فضل و کمال چھپانے مین اس قوم کو تعصبانہ خیال کے ساتھ سرگرم دیکھیے گا۔ بعض ایسے مؤرخ بھی نظر آئینگے جو اظہار حق مین بیباک اور راست بازی مین رہرو چالاک ہونگے۔ اُنکی تاریخ اقسام جواہر سے لبریز اور رنگا رنگ مضامین حقّہ سے مالامال ہوگی۔ نیک اندر بد و بد اندر نیک۔ اسی جماعت مین بعض ایسے منصف مزاج بھی ہین جنہون نے مسلمانون کے کمال و ہنر کی حیرت انگیز تصویر کھینچی ہے۔ اب مین مسیحی ایجادات کا ذکر کرتا ہون کہ کس نے کیا چیز کس سن مین ایجاد کی اور کس سرزمین سے

غاصب فرمانروا کے ہاتھ آگیا - مختلف سلطنتون کے قائم ہو جانے سے اصلی قوت گھٹتی گئی اور اعضائے سلطنت ضعیف ہوتے گیے - تیسری صدی سے ترقی کا قدم رُک گیا اور تنزل کے سامان پیدا ہو چلے - طوائف الملوکی نے مجتمعہ قوت کی تقسیم کردی - کبھی آل سلجوق کا رایت اقبال جنبش مین آیا کبھی آل سامان نے لوائے جہانگیری کو حرکت دی - کبھی الویہیہ کا پرچم دولت آفتاب عالمتاب بن کر نکلا - کبھی نوریہ خاندان کا ستارہ چمکا کبھی ترکان روم کا ہلال بدر بنکر ساطع ہوا کبھی قوم تاتار کی تیغ تیز وسنان خونریز نے جوہر دکھائے غرض ایک قوت مختلف دولتون مین تقسیم ہو گئی - کچھہ تو باہمی خانہ جنگیان اور آپس کی نفسانی مخالفت نے اسلامی حکومت کو ضعیف کیا - کچھہ اختلافی مسائل نے ایک ملت مستقیمہ کو مختلف شاخون مین تقسیم کر دیا - ایک طرف معتزلی اُٹھہ کھڑے ہوے اور خلق قرآن کے مدعی ہوے - ایک طرف

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۹) نشو ونما پائی -

چھاپہ کا موجد جان گواسٹر ہی جس نے ۱۴۴۰ء کے آغاز مین اس فن کی بنا ڈالی اور ایک نئی قسم کی روشنائی ایجاد کی - بعض معتبر مورخ چھاپے کا موجد اوّل اہل چین کو لکھتے ہین اور بعض محقق اہل مصر کو ایک انگریزی مورخ لکھتا ہے کہ جان گواسٹر نے ایک درخت کی چھال پر کچھہ لکھا اور اتفاقیہ جو اوسپر کاغذ رکھا تو وہی حروف مکتوبہ کاغذ پر معکوس اتر آئے یہ دیکھکر اُسنے اوّل بڑے بڑے پھر چھوٹے چھوٹے لکڑیون پر کھود کر حروف بنائے اُن سے چھاپنا شروع کیا - پہلی دفعہ ایک رسالہ سات برس مین چھپا - اوّل جو کتاب دنیا مین چھپی وہ پریکٹس آف بیٹری تھی - اوّل جرمن مین مطبع قائم ہوا - پھر شہر وینس اور روم وغیرہ مین پہنچا - آدہی دنیا کی سیر کرتا ہوا انگلینڈ بھی جا کودا - پہلی کتاب انگلنڈ مین جو طبع ہوئی وہ شطرنج کا

جبریہ اور قدریہ نے جبر وقدر کا مسئلہ پیش کردیا۔ ادہر سُنّی اور شیعون کے دو گروہ ہوگیے
پہر ہر گروہ سے مختلف شاخین نکلکر اقصاے عالم مین پہیل گئین جنکے سایہ مین ایک ایک
دولت نے آکر پناہ لی۔

اسیطرح اغراض اور خواہشون نے مختلف لباسون اور مختلف قالبون مین حلول کیا
سیاست سے شریعت نکال لیگئی اراکین دولت کا احتیاط کے ساتہہ منتخب کرنا موقوف ہوگیا
بزم مشاورت درہم ہوگئی۔ اتفاق نفاق کے قالب مین جلوہ گر ہوا۔ مختلف ملت مختلف مذہب
مختلف خیال مختلف اغراض کے لوگ سلطنت کے اجزا اور دولت کے قوی ہوگیے۔
انہین مختلف اسباب نے اول اول تنزل کی بنا ڈالی جسکا نتیجہ رفتہ رفتہ یہ ہوا کہ سلطنت ہاتہہ سے
کہو بیٹھے علم وفن کی ترقی اور تربیت دولت وحکومت پر موقوف ہے سلطنت کے ساتہہ علم وہنر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۰) ایک رسالہ تھا۔ بعض مورخین کا قول ہے کہ اٹمبرک نے مقام المانیا مین چہاپہ کا
فن ایجاد کیا۔ پندرہ سو اٹہاون مین اخبار چہاپنے کی تدبیر کی گئی۔ اور اٹہارہوین صدی مین یہ صنعت شرقی
ہندوستان مین پہنچی اور آہستہ آہستہ ہر شہر بلکہ ہر قصبہ مین اب پہیل گئی۔ فرانسیسی مورخ پندرہوین صدی کو
کمالات اور ایجادات کا مصدر لکہتا ہے اسی نامور سن مین دو نامی شاعر اریوسٹو اور تاسو قلمرو اٹلی مین
نامور ہوے۔ اسیطرح مکیافلی امیرس کرباڈلو کالڈرون۔ ایسے اہل کمال نے علم وتہذیب کی بنا اٹلی مین
ڈالی۔ انگلستان مین شکسپیر سا شاعر اسی نامور سن مین پیدا ہوا۔
۱۴۷۳ء مین بمقام بولونا کوپرنیکس نامی پیدا ہوا جسنے آفتاب کا مرکز عالم ہونا اپنی قوت ایجادی کیطرف
منسوب کیا حالانکہ فیثاغورث کے شاگردون مین۔ فیلولاؤس ہلائل علی آفتاب کا مرکز عالم ہونا ثابت کرچکا ہے

کو بھی رو بیٹھے۔ اقبال کے شاہی محلسرا مین ادبار کی دیمک لگ چکی تھی ایک دن چھت بھی گر پڑی۔ دولت اور حکومت کے ساتھ عزت شرافت صنعت تجارت علم و ہنر سب پر جھاڑو پھر گئی

نظم

واو واو از گردش گردون گردان داد داد
جاے آن دارد کہ زین موج حوادث ہمچو سیل
داستان عبرت ما گر بگردون بگزرد +
جزر و مد دین حق گر بنگری گوی بخویش
عظمت بغداد خوانم یا شکوہ اندلس
دور مامون را سرایم یا زمان معتصم

یا ترقی آنچنان و یا تنزل این چنین
سر کشد گردون گردان در گریبان زمین
ابر از بیدر کہ بردارو زمژگان آستین
کز چنان اوجی فلک افتاد بالای زمین
داستان ہند گویم یا عراق و روم و چین
عہد سنجر را گویم یا ز دوران تگین +

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۱) بہر تقدیر اب تمام اہل یورپ نے آنکھہ بند کر کے اسی مسیحی حکیم کو موجد قرار دیا ہے مسیوس جو ہالنڈ مین پیدا ہوا اُسنے ایک بلوری آلہ کے ذریعہ سے دکھادیا کہ آفتاب مرکز عالم ہے اور اسی آلہ کے ذریعہ سے بعض ایسے ستارے بھی معلوم ہوے جن کو آجکل کوئی نجانتا تھا۔ بقول مسیحی مورخ ٹورنشیلی نے سب سے پہلے ہوا کا وزن دریافت کیا مگر یونانی حکما اس کام کو پہلے کر چکے ہین [دیکھو ابو القاسم ابن ہراوی کی کتاب] اٹھارہوین صدی مین آرکرایٹ نے روئی دھنے کا آلہ ایجاد کیا جس آلہ کو پانچوین صدی مین اہل ہند ایجاد کر چکے تھے۔ اسی قرن مین مہندس براڈلی نے انگلستان پہنچنے کی بہت سی راہین نکالین غیر آباد مقامات پر خلیجین بنائی گئین جس سے صنعت اور دستکاری کو ترقی ہوئی۔ اسی مہندس کے ایجادی آلات نے کتان اور روئی کو بیش قیمت کپڑون مین دکھایا۔ معدنیات کے سہل نکالنے کا ذریعہ وہی آلات ہوے

علم وصنعت مال من بوداست وحرفت کار من — خانه زاد خانهٔ من بود دولت پیش ازین

فتح ونُصرت همرکاب وملک وعزت همعنان — جاه وثروت همقران ودین ودولت همقرین

صیتِ فضل مرو وشیراز ودمشق واصفهان — برشد ازخاکِ زمین تا کاخِ چرخ هفتمین

شوکتِ غرناطه یادآرم که اوج قرطبه — داستان عرش گویم یا سپهر هشتمین

جاے آن دارد که چشمِ ابر بارد جوی خون — خشک گردد چشمهٔ نیر بچرخ چارمین

چشم رابکشا وبنگر انقلابِ روزگار — کز بلندی آن فلک آمد بپستی اینچنین

زین مصیبت قوم را با دیدهٔ پُرخون نگر — گرندید ستی سحابِ خونچکان را برزمین

نوحهٔ عرشی بناشدبی سبب برحال قوم
جای آن دارد که اُفتد هفت گردون برزمین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۲) ول اول سن چودہ سو عیسوی مین اہلِ فرانس نے حریر بافی کے لیے آلات غریبہ ایجاد کیے۔ اور سن چودہ سو بانوے مین کرسٹوپ نے امیریکہ کو دریافت کیا۔ سنہ ۱۶۶۷ء مین کپڑا بننے کی کلین ایجاد ہوئین۔ سنہ ۱۷۴۷ء مین لوہا ڈہالنے اور پکہلانے کی تدبیر ایجاد ہوی جو عہد عبدالملک مین ایجاد ہو چکی تھی جہان ہزارہا بلکہ لاکھون بندوقین ڈہلی ہوئی ہرطرف دکھائی دیتی تہین۔ سنہ ۱۷۵۲ء مین فرنکلن نے آلات جاذب برق ایجاد کیے جسکو ثابت دمشقی ایکہزار سال پیشتر ایجاد کر چکا تہا۔ غالباً یہ خیال کہ فلزات جاذب برق ہین ہزارہا سال سے عام وخاص اس سے واقف تھے بلند مکانون کے کنارے ستون آہنی قائم کرنا یا چھتون پر لوہے کا کسی خاص حیثیت سے نصب کرنا اسی غرض سے ہوتا تہا کہ مکان محفوظ رہے اور آہن برق کو جذب کر لے۔ ہندوستان مین اگر برق سے کوئی کام لینا کسی بید یا حکیم کو منظور ہوتا تو پیتلی ظروف زیر سمار کہد ستے اور سرگین گاد

اگرچہ دنیاوی عزت وذلت اقبال وادبار کے نتیجے ہین مگر عالم اسباب مین ہر نتیجہ کے لیے سبب اور ہر سبب کے لیے نتیجہ لازمی ہے پس اُسی عروجی اور نزولی سلسلہ کے موافق پہلے ہماری ترقی ہوئی۔ اور بعد ترقی نزولی اسباب کے مہیّا ہوجانے سے تنزل شروع ہوگیا۔ سلطنت نے مہذب اور شایستہ بنایا۔ علوم وفنون کی طرف راغب کیا۔ تعیّش اور سامان راحت نے عیش دوست اور نفس پرست بنادیا جس سے خیالات مین پستی آگئی۔ دماغون مین سستی۔ نہ وہ چابکدستی رہی نہ وہ چستی۔ نہ دماغون مین وہ قوت ایجادی باقی رہی نہ طبیعتون مین وہ قدرت اختراعی۔ جسکی بدولت۔ دولت حکومت صنعت حرفت علم ہنر سب کھو بیٹھے۔ اب آسمانی لشکر یعنی ربانی لمک کے بھروسے پر بیٹھے ہین۔ نہ قوم کی ہمدردی سے غرض نہ رفاہ خلق مین کوشش کرنے کی فکر۔ نہ زمانے کے ہمقدم بنتے۔ نہ وقت عزیز کی قدر کرتے۔ خودمختاری نے بزم

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۳) سے ایک پشتہ بنادیتے اس تدبیر سے برقی قوت کم ہوجاتی تھی زمین سے نکالتے اور کام مین لاتے تھے ۱۷۶۰ء مین گونگون اور بہرون کی تعلیم کے لیے پیرس مین مدرسے قائم ہوے بہرا اندھون کی تعلیم ہونے لگی ۱۷۶۸ء مین انگلستان کے ڈاکٹر جنر نے چیچک کے ٹیکے کی تجویز نکالی فرانس اور امریکہ کے مورخین کا ہنوز فیصلہ نہوا کہ دخانی کلین کس نے ایجاد کین اور ہر ایک کا دعوی ہے کہ ہماری قوم اسکی موجد ہے۔ مگر حق یہ ہے کہ دخانی آثارات کی نسبت اوّل ہیرن اسکندری نے محققانہ ایک رسالہ لکھا اور اُسکے فوائد اور آثارات کو بذریعہ تحریر تمام عالم مین شائع کردیا اس لحاظ سے اصلی موجد بھی ہیرن اسکندری ہے جو حضرت عیسی کی ولادت سے ایکسو بیس برس پیشتر تہا اسکے بعد ۱۵۴۳ء مین بلاسکو دی غرای نے اسکے استعمال کے طریقون کو سوچا ۱۶۶۳ء مین ورشسٹر نامی انگریز نے دخانی آثارات کے متعلق ایک

آزادی مین لاکر بٹھادیا - آزادی نے دولت لٹانے پر آمادہ کردیا - زمانہ سمجھاتا رہا نہ سمجھے - انقلابات
ڈراتے رہے نہ ڈرے - دنیا کے حالات سے بیخبر - زمانہ کی رفتار سے ناواقف رہے - نہ فنون کے
طرف مائل ہوے - نہ علوم کی جانب راغب ہوے - ادبار - کاہلی - جہالت - نفاق - تعصب -
نفس پرستی - خودرائی - خودغرضی - اِن کمبختون کے قہری پنجون مین اسیر ہوگیے -

اب مسلمانون کا تجارت مین دخل کیون کم ہی

مشاہدات اور زمانہ کی رفتار ہمکو بتلارہی ہے کہ تجارتی ترقی دولت کی اعانت اور سلطنت
کی شرکت پر موقوف ہے - جس قوم اور جس ملک نے جس عہد اور جس حکومت مین ترقی کی - دولت
اور حکومت کا زور اُسکے بڑھنے کا سبب ہوا ہوگا - وہ اسباب ترقی جو آج یورپ مین تاجرونکو حاصل ہین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۴) مستقل کتاب لکھی مگر عملی طور پر اُس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکا - ۱۶۹۵ء مین
ڈینس فرانسیسی نے ایک دخانی کل بناہی ڈالی - یہ معلوم کرچکا تہا کہ جو قوت قابل انبساط ہے اگر اُسکو ایک
آلہ ناری مین پہنچایئن تو گرمی کی شدت سے پھیل جائیگی اور جب اُسکو برودت پہنچے گی تو وہ قوت منقبض ہوجائیگی
اسکے بعد جمس واٹ فرانسیسی جسکے کمالات اٹھارہوین صدی کے نصف ثانی مین ظاہر ہوے تھے دخانی انجن اور
اُسکے اجزا کے اختراع کی کیفیت نہایت فکر سے دریافت کی اُسنے یہ بھی لکھا کہ اس سے سفر بھی ممکن ہے
۱۷۳۶ء مین جونتھن انگریز نے اُس آلہ دخانی کا استعمال ایک کشتی مین کیا مگر ناکامیاب رہا - ۱۷۸۰ء مین اسی قسم
کے اور چند آلہ بخاریہ ایجاد کیے گیے اور فرانس مین دریاے سون کے کنارے ایک کشتی ڈالی گئی جسمین کامیابی
ہوئی پھر اہل انگلستان نے اسکی تکمیل پر کمر باندہی - ۱۷۸۲ء مین فرانس منگوفیئی نے ایک دخانی غبارہ بناکر ہوا پر

اور روز بروز اُن کا قدم آگے ہے دولت اور حکومت ہی نے اُنکو مہذب اور شالستہ بنایا۔ علوم اور فنون کیطرف مائل کیا۔ فتوحات نے ایسی بلندی پر چڑھایا جہان سے اسلاف کی ترقی اور اگلون کا کمال چھوٹا نظر آنے لگا۔ قوت ایجادی سے حیرت انگیز اختراعات کا نقشہ صفحہ عالم پر کھینچکر رکھدیا آ سیلاب کیطرح تمام یورپ اور ایشیا مین پھیل گیے اور اپنی اختراعی اور ایجادی قوت سے تمام حریفونکی گرمی بازار کو سرد کر دیا۔

جسطرح عرب کے ریگستان اور پہاڑی ملک نے قدرتی طور پر اہل عرب کو حصول سامان معیشت کے لیے تجارت پر آمادہ کیا۔ دولت اور حکومت نے ترقی اور شہرت کے آسمان پر بجلی بنا کر چمکا یا۔ اسیطرح اہل یورپ قدرتی طور پر ماکولات کی قلت پیدایش سے صنعت اور تجارت کیطرف ٹوٹ پڑے۔ جب تک عنان حکومت اسلامی فاتحین کے ہاتھ مین رہی یورپ کی صناعت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵) اُڑا اُسکو اس ترکیب سے بنایا کہ اوّل اوسپر ایک قسم کا حریر بنا کر سنڈہ دیا پہر اوسے لطیف بخارات سے بھر دیا ۱۷۹۸ء مین ایک تیزاب نکالا گیا جس سے دہاتین پگہل جاتی ہین یا وہ تار برقی کے اثر پہنچانے کے لیے کام مین لائی جاتی ہین۔ ۱۸۰۱ء مین جیکیر کپڑا بننے والے نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا جس سے بغیر ہاتھ لگا ے خود بخود کپڑا بناجاتا ہے اس آلہ کے کپڑے مین طرح طرح کی صنعتین ایجاد ہوئین۔ ۱۸۱۶ء مین گیاس کی لندن مین ایجاد ہوئی۔ ۱۸۲۹ء مین ریل جاری ہوئی جسکا موجد سیٹونس انگریز ہے۔ اور دینسٹون انگریز نے تار برقی ایجاد کی اور اسی زمانہ مین فوٹو گراف کی تصویرین جو آئینہ کے ذریعہ سے کھینچی جاتی ہین ایجاد ہوئین جس سے فلکیات او طبعیات نے غیر محدود فائدہ اُٹھایا۔ عرشی تاجپوری۔

اور تجارت کا ترقی کے بازار مین کوئی حصّہ نہ تھا فتوحات کے ساتھ اسکا بھی قدم بڑہتا گیا۔ مسیحی حکومت نے تجارت کی فقط معاونت اور سرپرستی ہی نکی بلکہ ایک خاص قانون مفید اغراض تاجران قومی کونسل سے پاس کرایا جس سے اُنکی دماغی قوت حرکت مین آئی اور ہمت و اولوالعزمی کا سُہیل مہر نیمروز بنکر ساطع ہوا۔ یورپ کے جن شہرون مین آبادی بکثرت اور تولید غلہ بقلت ہے قدرتی مجبوریون نے اُس قوم کا رُخ صنعت و تجارت کیطرف پھیر دیا جن اسلامی ممالک مین غلّہ کی پیداوار بکثرت تھی وہان صنعت و تجارت کو ہمیشہ تنزل اور انحطاط رہا۔ فارس اور بغداد کبھی اسپین کے مقابل بازی نہ پاسکا اسکا سبب وہی قدرتی سامان تھا۔ دوسرے اہل یورپ کے قانون مین ملک و دولت کی افزونی صنعت و تجارت کی ترقی پر منحصر ہے اور اُن کا قانون صاحبان حرفت و صناعت کی حفاظت حقوق پر مجبور۔ خود دولت تجارتی کمپنی کی ہمیشہ سرپرست اور شریک غالب رہتی ہے جس سے تہذیب شائستگی دیانت راستبازی بڑہتی جاتی ہے اور فریب دغا جہالت بدمعاملگی گھٹتی جاتی ہے۔ اہل یورپ کے تجارتی قانون کا اثر اس بدنصیب ہندوستان کی تجارت پر ایسا پڑا ہے جس سے ملکی صناعت بغیر قومی اتفاق اور حکومت کی سرپرستی کے سر نہین اٹھا سکتی۔ جب تک مسلمان باہمی اتفاق سے کوئی کام نکرینگے اور ہر کام کے لیے مجموعی اتحادی قوت سے کمپنیان اور کمیٹیان نہ بنائین گے۔ ملک و دولت کی ترقی محال ہے۔

مشاہدہ ہمکو بتا رہا ہے کہ جو کام شراکت مین کیا جاتا ہے اُسمین برعکس ترقی یافتہ قوم کے فریب جعلسازی چوری دغابازی کی ترقی ہوتی ہے اور راستی اور دیانت کی کمی کوئی نہ کوئی شریک

مال مار بیٹھا ہے۔ اسکے دو سبب ہین ایک بے علمی جو بغیر ایک قومی مدرسۃ العلوم قائم ہوے
رفع ہو نہین سکتی۔ دوسرے تجارت کے کاروبار اور شراکت کے اصول اور اُسکے حساب وکتاب سے
ناواقفیت ہے پس جب تک یہ حال ہماری قوم کا رہے گا کوئی کام اِن سے نہو سکے گا اور نہ کسی کام
کی قابلیت انمین پیدا ہوگی۔ اَب ہمکو چاہیے کہ باہمی اتفاق اور امرا کی معاونت سے اپنے
محاصل کے ذرایع بڑہائین اور مخارج کو جہانتک ہوسکے بند کرین کہ دولت کی افراط ہو اور مصارف
کی تفریط۔ ملک کو فائدہ پہنچے قوم سے قوم کو مدد ملے۔ جو قوم اپنی ضروریات مین غیر قوم کی محتاج
اور دست نگر رہیگی وہ آج نہین تو کل بھیک مانگنے والی ہے۔ ہمارے ہی سرزمین کی نباتی
اور معدنی اشیا کوڑیون کے مول ہمسے اہلِ یورپ لیتے ہین اور اُنکی صورت نوعیہ بدل کر پھر
ہمارے ہی ہاتھون سونے کی تول بیچتے ہین اور اس طرح جو کچھ ہمارے جیب اور صندوق
مین دوسرے کام کے لیے محفوظ رہتا ہے غیر ملک مین کھنچا ہوا چلا جاتا ہے عمر عیار کا فرضی
جال ایسا بھی مصنوعات یورپ کا جلب مال مین مقابلہ نہین کرسکتا۔ رُوئی یا اُون کو دیکھیے
کس محنت اور جانفشانی سے ایک سال کی محنت مین طیار کرتے ہین فائدہ دوسری قوم اُٹھاتی
ہے۔ اپنی صناعی اور کمال کی بدولت اُسی رُوئی یا اُون سے کیسے کیسے نظر فریب اور حیرت انگیز
کپڑے بنا کر ہمارے پیش نظر رکھہ دیتے ہین محنت کی مزدوری ہمکو ملتی ہے اور ہنرمندی سے
اہلِ یورپ دولت گھسیٹے لیے چلے جاتے ہین اُنکی تجارتی رپورٹون کے دیکھنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ اہل یورپ اپنی صنعت وحرفت سے ساری ہندوستان کا روپیہ کما رہے ہین۔ آنیوالی اور جانیوالی
تجارتی اشیا مین اگر مساوات ہو تب بھی مقابلہ کرسکتے ہین مگر جب جانیوالی چیز کی قیمت

سو پونڈ اور آنیوالی چیز کی پچاس ہزار پونڈ ہو تو جان لینا چاہیئے کہ ایسا ملک آج تباہ نہوا تو کل تباہ ہوگا۔ فطرت الٰہی ہمیشہ اسی کی مقتضی رہی ہے کہ جس سرزمین پر عدل و انصاف کا ابر محیط ہو اور آزادی کا رعد کڑکتا ہو۔ اور ہر کام خواہ سیاستی ہو یا مدنی کسی خاص قانون و آئین سے وابستہ ہو۔ اور صلاح و فلاح کی تدبیرین جس سرزمین کے لیے زیور سمجھی جائین وہان خداے جلشانہ کی روزافزون برکتین نازل ہوتی رہتی ہین۔ ہر دانہ خوشہ اور ہر خوشہ خرمن بنجاتا ہے۔ بزرجمہر کا قول ہے کہ بادشاہ سلطنت کی بیخ ہے اور رعایا اُسکی شاخ اور عدل اُسکا نگہبان۔ اسیطرح ہر کام مین مشورت موصل الی الخیر ہے چنانچہ ہادی مطلق نے ہمارے رہبر صادق رسول مقبول کو جو جامع کمالات اور مظہر اتم تھے۔ (شاورھم فی الامر) فرماکر مشورہ کے لیے حکم ناطق فرمایا تاکہ امت مرحومہ کوئی کام بغیر مشورہ نکرنے پاے۔ حضرت علیؑ کا قول ہے کہ مشورہ نکرنے مین خیر نہین ہے اہالیان یورپ نے اسی خیال سے پالیمنٹ مقرر کی تاکہ سیاستی مدنی کل امور جزیہ و کلیہ مشورت پر نافذ ہون۔ اور اخبار کو آزادی دی تاکہ امور ریاست و فلاح ملک و بہبودی رعایا پر آزادانہ بحث کرتے رہین جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کی حالت عمدہ رعایا کی دولتمندی بڑہتی جاتی ہے افلاس دور ہوتا جاتا ہے۔ اخبار کی آزادی سے حکام اپنی غلطی راے پر واقف ہو کر جلد اصلاح کر لیتے ہین۔ راے کی کثرت خطا کی ظلمت سے اکثر محفوظ رہتی ہے۔ اسی خیال سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امور خلافت کو چہہ شخصون کی مشورت پر تجویز کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب ایک بات پر چار متفق ہون اور دو مخالف تو چار کے ساتھ اتفاق لازم ہے۔ ارسطو کا قول ہے کہ ایک شخص کے ذمے تمام قوانین اور مصالح ملکی کا بار ڈالدینا مصلحت اور دوراندیشی کے

خلاف ہے۔

جب تک اہل اسلام ملت بیضا کا احترام اور قانون الٰہی کی پابندی فرض جانتے تھے اوس وقت تک اُنکی عزت دولت سلطنت اور ہر قسم کی دنیاوی ترقی باقی اور روز افزون تھی ملک آباد اور پُر رونق تھا۔ ہر گھر مین دولت پھٹی پڑتی تھی اقبال سونا برساتا تھا۔

قرۃ العیون جسکو شیخ احمد زراقی مصری نے فرانسیسی زبان سے ترجمہ کیا ہے (اور جس تاریخ کی تصدیق تمام عیسائی مورخون نے کی ہے) لکھتا ہے کہ مسلمانون نے آٹھ برس کے عرصہ مین جسقدر ملک فتح کیے اُتنے ملک رومیون نے باوجود کثرت خدم و حشم آٹھ قرنون مین بھی فتح نہین کیے اور جو کچھ ہمنے مسلمانون کے ملک کی آبادی وغیرہ کا ذکر کیا اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون کے عہد فرمانروا ے مین آبادی اور اونکی دولت و ثروت کی کسقدر ترقی تھی اور وہ کیسے شجاع اور بہادر تھے۔ یہ سب چیزین اُنکے عدل و اتفاق کی ماحصل اور اُن کی اولوالعزمی اور اتحاد کے نتیجے ہین۔

ہندوستان ہندوستان جسکی صنعت ایک زمانہ مین ضرب المثل تھی اگرچہ اوس لہلہاتی زراعت پر آج اُوس پڑ گئی مگر قوم کی توجہ اور حکومت کی سرپرستی سے پھر بھی زمین سونا اُگلنے لگتی ہے۔ غلہ ہر قسم کا اس ملک مین اتنا پیدا ہوتا ہے کہ یورپ سا ترقی یافتہ ملک بھی آج اُسکی معاونت کا محتاج اور اپنی ماکولات مین اسکا دست نگر ہے۔ غلہ کے بعد انسانی ضرورتون کے لیے کپڑا ہے اور کپڑا ہر طرح کا تابستانی و زمستانی ہندوستانی بناتے ہین۔ کشمیر اور امرت سر کی جامہ وار اور شال۔ بنارس کا کمخواب اور ریشمی ساڑیان۔ ڈھاکہ کا تنزیب اور ڈوریہ۔ لکھنوی چکن اور

سوزن کاری کا کام۔ اکبرآباد کی شطرنجیان۔ اعظم گڈھ کا سنگی ۔ آرکاٹ کا پلنگ پوش
دلّی کا زردوزی کام اورنگ آباد کا ہمرو اور مشروع ۔ ہنمکنڈے کے غالیچے۔ ناندیر کی ململ ۔
ضلع پربھینی کی ساڑیان اور دستار۔ گجرات اور مرادآباد کے نقلی ٹوئیٹ ۔ ٹونک کے ریشمی غالیچے
حیدرآباد کے اضلاع کا قابلِ قدر رومال ۔کیا انسانی ضرورتون کے لیے ناکافی ہین ۔
مین نے تمثیلاً چند مقامات کی شہرت یافتہ مصنوعات کا ذکر کیا ہے ورنہ کوئی شہر بلکہ
کوئی قصبہ ایسا نہین جسنے مصنوعات کا کوئی حصہ نپایا ہو ۔ اسیطرح دلّی اور لکھنو کے مسی اور
برنجی ظروف۔ نگینے اور سہارنپور کا کھدوان چوبی سامان ۔مدراس کی کرسی ومیز والماری وغیرہ
غازی پور کا قلمدان۔ مرادآباد اور بیدر کے حیرت انگیز برتن ۔ کیا قابل قدر نہین ہین ۔مین یہ
نہین کہتا کہ انسانی تکلفات کے لیے فقط یہی سامان کافی ہین مگر دولت اور اتفاق ہر ضرورت
کے اسباب انہین ملکی تاجرون اور دیسی صناعین کے ذریعہ سے بہ تدریج بہم پہنچا سکتی ہے ۔
اسلامی سلطنت تو ہاتھہ سے نکل گئی رہا ملازمت کا دائرہ وہ محدود اب حصول دولت موقوف ہے
ملکی ترقی پر ۔ ترچناپلی اور آرکاٹ مین جو نقش ونگار کا کام زمانہ قدیم مین تہا وہ حباب برلب آب ہے ۔
بیدر کی صنعت تمام جہان مین مشہور تھی اب اوسکو انحطاط کا گھن لگ چلا ہے ۔ بخاری اور
میناکاری کا کام جو اقصاے عالم مین بلند آوازہ تہا قوم کی ناقدردانی کھو بیٹھی ۔ جنوبی ہند مین سیتل پاٹی
کا کام بے نظیر قابل قدر تھا ۔ اسمین شک نہین کہ ہندوستانی قدیم صنعتین روز بروز تنزلی
حالت مین ہین اگر ایسا ہی کس مپرسی کا بازار گرم رہا تو ایک نہ ایک دن صنعتون کا خاتمہ ہے
ہم دیکھتے ہین کہ ایک شے جسمین اصلا تفاوت نہو دیسی دکان سے دس روپیہ کو ملتی ہے اور قوم نہین

لیتی اور ولایتی دکان سے اُسی چیز کو تیس اور چالیس مین خرید کرتی ہے - ترقی یافتہ قوم کا تعصب اور قومی ہمدردی دیکھنی چاہیئے کہ (سماوار) جسکا مولد و منشا روس ہے اِس عصبیت نے کہ غیر دولت کی ایجادات سے ہے انگریزون کے ہاتھ کو روک رکھا ہے ایک ہمارا ملک ہے کہ سوئی تاگے سے لیکر کمرون کے آرایشی سامان تک یورپ کا محتاج اور دست نگر ہے - جب تک قوم کو ملکی مصنوعات سے اس قسم کی نفرت رہے گی ملکی ترقی محال ہے - صناعت و تجارت باہم گروابستہ ہین اگر صناعت نہو تو تجارت کے پانچ حرفون سے کوئی شخص فائدہ نہین اُٹھا سکتا اِس تنزلی حالت مین بھی دیسی اسباب ہر قسم کے موجود ہین اگر ملک اُس سے فائدہ نہ اُٹھاے تو قوم اور ملک دونون کے ادبار کی علامت ہے - آج ممالک مغرب زمین جو سرمایہ دار دولت ہین وہ بدولت صنعت و تجارت کے حریف دولتون سے ممتاز ہین -

جاپان جسکا ایشیاے ممالک مین باعتبار صنعت و تجارت کوئی حصہ نہ تھا آج وہ ایشیا مین ممتاز صناعتی ملک سمجھا جاتا ہے -

تجارت مین ضعف آنے کا دوسرا سبب

اسلامی تجارت مین ضعف آنے کا دوسرا سبب یہ ہے کہ آج کل یورپ مین نئی نئی کلین ایجاد ہوئین جس سے ایک مہینے کی محنت ایک دن مین ہیجاتی ہے - تیسرے وسیع ہوجانا دائرۂ رابطہ تجارتی کا - زمانہ قدیم مین دائرہ تجارت محدود تھا اور آمد و رفت کی راہین مفقود - لیکن آج ترقی تجارت کے لیے متعدد راہین کھلی ہوئی ہین ایک تاجر متوسط اپنا اسباب تجارتی بآسانی تمام مغرب بھیج سکتا ہے مشینونکی سرعت حرکت کی وجہ سے قلیل زمانہ مین بحساب مصنوعات اور معمولات طیار

ہو سکتے ہین جسکے افراد انسانی امر معیشت مین باہم محتاج اعانت ہین اب ہمکو باتفاق قوم و حمایت امرا ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ ہمارا روپیہ ہمارے ملک اور قوم کے کام آئے اور زمین کا ہر ٹکڑا خواہ نباتی ہو خواہ معدنی سونا اُگلنے لگے۔

راے

میری راے مین صناعت اور تجارت کی ترقی چند امور مفصلہ ذیل پر موقوف ہے۔

اوّل۔ نقائص کی اصلاح اور اخلاق کی درستی۔ معاملات مین دیانت اور راستبازی کا برتاؤ ترقی کا پہلا زینہ ہے۔

دوسرے اسباب تنزل اور گرانی اشیا پر بعد غور کامل واتفاق آرا اصلاح اور ارزانی قیمت کی تدبیر اور اُسکے اسباب مہیا کرنا۔ یہ دوسرا زینہ آگے قدم بڑہانے کا ہے۔

تیسرے صناعتی مدارس اور تجارتی کمپنیان بشرکت دولت قائم کرنا اس لیے کہ جب تک پیشہ ورون کی محنت امیرون کی دولت سے ٹکر نہ کہائیگی ترقی صنعت اور درستی اخلاق کا دائرہ وسیع نہوگا۔

چوتھے تجارتی قانون باتفاق آرا مرتب کیا جاے اور اُسمین شرکار تجارت کے حقوق کی حفاظت ویسی ہی کیجاے جیسے خزانہ عامرہ کی حفاظت مد نظر ہے اور اُس قانون مین یہ بھی لحاظ رکھا جاے کہ ارباب تجارت معاملات خفیفہ مین کشاکشی عدالت سے محفوظ رہین۔

پانچوین متعدد کارخانے قائم ہون اور ہر قسم کی کلین فراہم کیجائین تاکہ تعلیم یافتہ اہل کمال اُن کلون کے ذریعہ سے ہر قسم کی مصنوعات بنانے پر قادر ہون۔

چھٹے ہر کارخانے مین مثل گورنمنٹ انگریزی دولت شریک غالب رہے کہ نقائص کی اصلاح اور اخلاق کی درستی ہو تاکہ دولت کے زور پر کارخانہ ترقی صناعت کے زینے طے کر سکے۔

ساتوین[۵۱] تجارتی اشیا کا اشتہار دیا جاے کہ ترقی تجارت کا بڑا ذریعہ اشتہار ہے جسکو مشاہدات نے ثابت کر دیا ہے۔

آٹھوین ہر سال ایکزبیشن قائم ہو جسکے سبب سے مختلف خیالات مختلف ملت مختلف ملکون کے آدمی ایک مرکز پر فراہم ہون اور ایک دوسرے کے حالات معیشت و معاشرت سے

---

۵۱ مگر اس کثرت سے اشتہار دیا جاے کہ چار دانگ ہندوستان مین کوئی ضلع بلکہ کوئی قصبہ اور گانون تک باقی نہ رہ جاے تمثیلاً بعض تاجران یورپ کا ذکر کرتا ہون جنہون نے لاکھون روپیہ فقط اشتہار مین صرف کر دیا ہے۔ مسٹر بیچم نے ۱۸۹۰ء مین سولہ لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ گولیون کے اشتہار مین صرف کر دیا جو شخص ایک سال کے عرصہ مین اتنی بڑی دولت صرف کر دے اوس کے فائدہ کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ مسٹر ہالوے نے اپنی میم کی یادگار مین کالج بنایا جسکی صرف عمارت مین ایک کرور سے زیادہ صرف کیا کالج کے سامنے شفاخانہ ہے جسمین چار سو اسی کمرے ہین کالج کے علاوہ آدھا کرور اس مین لگا بیٹھا مگر یہ سب خرچ کہان سے آیا صرف مرہم اور گولیون سے جسکے ہزار مین سے ایک حصہ ان مکانات پر صرف کیا گیا مگر یہ سب رقم بدولت اشتہار کے کمائی۔ اسی طرح صدہا دوائیان بذریعہ اشتہار کے لاکھون کروڑون کی ہر سال بکتی ہین۔ ۱۲

عرشی تاجپوری ۱۲

واقفیت پیدا کرکے تمدن مین ترقی اور نقائص مین اصلاح کرنے کا موقع حاصل کرین - غرض بغیر امرائے قوم کی شرکت اور اعانت کافی کے اصلاح اور تجارتی ترقی بچون کا گھروندا ہے کہ بن بن بگڑ تا رہے گا - اور جبتک ملک باعانت دولت ہمت کی آہنی سڑک اور اتفاق کا دخانی انجن طیار نکرلے گی اوسوقت تک یہ تجارتی گاڑی چل نہین سکتی - نظم

دیدہ را بردار و رسگیتے رقیبان رانگر
چشم را بکشا و در عالم حریفان را ببین

پستیِ تو سے ندارد این تنزل در نظر
اوج تو سے را نہ بیند دیدہ پستی چنین

زان ترقی کاندران دوران بدوران رخ نمود
ریختی شہپر زحیرت مرغ عقل دور بین

آن سلف را ما خلف باشیم ننگ دودمان
وا دریغا اے سپہر و صد دریغا اے زمین

قوم بر کشتی سوار و بحر ناپیدا کنار
ناخدا در اضطرار و موج طوفان در کمین

با خدا دل بند و خود را ناخدای قوم کن
تا خدا رحمت کند بر حالتِ کشتی نشین

دو شہا رایش کن تا خوشہ ہا گیرے ز بذر
نو شہا راینش کن تا توشہ ہا یابی ز دین

رفتگان را کارہا بشمار واز غیرت بسوز
بوستان را خارہا بردار و گلہا را بچین

خاتمہ

اب مین دعا کرتا ہون کہ وہ خدائے بے نیاز جسمین سب قدرت ہے پہر سوئی ہوئی قوم کو بیدار کردے اور اونکی ہمتون اور ارادون کی کلون کو اتفاق اور ملکی ترقیون کی طرف پہیر دے - کیا عجب ہے کہ مجموعی قوت سے پہر اس قالب بے روح اور پیکر بے روان مین جان تازہ پڑ جاے اور پہر اسکے ضعیف اعضا وہ قوت حاصل کرلین کہ ممالک یورپ کی مشہور تجارتگاہون مین کسی

نمبر کی کرسی پر بیٹھہ سکے - اَب اِس مضمون کو مین دوسری دعا پر ختم کرتا ہون اور اللہ کی رحمت اور دین اسلام کی برکت سے امید رکہتا ہون کہ یہ دعا جسکے ساتہہ حاضرین جلسہ کے نعرہ ہاے آمین دوشس بدوش بارگاہ اجابت تک جائین گے ضرور قبولیت کی دستار کا طرۂ بنے گی - اے وہ کہ جسپر کوئی حاکم نہین اور وہ سب پر آمر اور سب چیز پر قادر ہے اس اسلامی سلطنت یعنی (حیدرآباد صانہ اللہ عن الشر و الفساد) کو جو ہند کے پانچ کرور مسلمانونکا آج ماوی و ملجا ہے روز افزون ترقی کے ساتہہ ابد تک سلامت رکہہ - اور اُسکے محبوب فرمانروا نیّر آسمان جلالت طرۂ دستار اقبال و دولت ظلّ سبحانی اعلیٰ حضرت **میر محبوب علی خان بہادر** آصف جاہ سادس **خلد اللہ ملکہ و دولتہ** کو دنیا کے نامور سلاطین اور اولوالعزم فرمانرواؤن کی فہرست مین بترقی عمر و دولت صدر نشین کر - اور اُسکے وزیر جا ماسپ تدبیر عالیجناب **بشیر الدولہ** نواب سر آسمان جاہ بہادر مدارالمہام سرکار عالی کو بدولت و اقبال مسند وزارت پر ہمیشہ کام بخش و کام رواے جہانیان رکہہ - اور اُسکی محبوب رعایا اور نامور اور باوفا ارکین دولت و اعیان سلطنت کو اُسکے سایۂ دولت ابد مدت مین اتفاق اور اطاعت کے ساتہہ فارغ البال اور خوش حال رکہہ - **مصرعہ**

(این دعا از من و از خلقِ خدا آمین باد)

کاتب مضمون

ابوالقاسم محمد فضل رب عرشی تاجپوری

وظیفہ خوار سرکار آصفیہ دام دولتہ'

جب الگزنڈر رسل ویب صاحب ایمریکہ سے بغرض امداد حیدرآباد تشریف لاے اوس وقت بہ تحریک عالیجناب نواب محسن الملک بہادر - مولانا عرشی صاحب نے جلسہ باغ عام مین جہان تخمیناً پانچ چھہ ہزار آدمی فراہم تھے یہ قصیدہ اس جوش سے پڑہا کہ حاضرین جلسہ کے قلوب مرتعش ہوگیے اور جنٹلمینون کی چیرز سے مقام جلسہ گونج اُٹھا - بعد مولانا کے ویب صاحب نے انگریزی مین لکچر دیا تھا -

قصیدۂ مدوجزر اسلامی مصنفۂ مولانا عرشی

جو جلسہ باغ عام حیدرآباد دکن مین بتقریب ورود الگزنڈر رسل ویب صاحب پڑہا گیا



رحمت یزدان اگر خواہی کہ بینے برزمین
چشم خود ای قوم بکشا رحمت یزدان بہ بین

ای مسلمانان زیزدان ہر کرامی خواستید
در دکن اینک فرود آمد چو باران برزمین

نہ غلط گفتم کہ باران برزمین آمد فرود
رحمت حق زاسمان نازل شد اکنون برزمین

میزبانان صف زنید و دف زنید و کف زنید
کامداز دنیاے دیگر میہمانے این چنین

صورت اسلام تازہ گر بخواہی بنگری
سرور نصرانیان را در مسلمانان بہ بین

دین حق را بر جبینش زد رقم کلک قضا
سودہ گردد بر زمین تا در سپاس حق جبین

قدرت حق گر نباشد آخر اے قوم از کجا
دست حق در دست گیرد دست امر و این چنین

این حق مقابل باطل است ۱۲

چون صدف در قعرِ دریا تشنۂ گوہر شود
ابر را بر جاے خُوے گوہر تراود ز آستین

اے مسلمانان چو دنیا تنگ بر اسلام بود
آمد از زیرِ زمین دانائے دنیا بر زمین

میزبانی را نگر پوشیدہ در مہمانِ ما
میزبانِ دینِ حق گردیدہ مہمانی چنین

قوم را گر دست گیرد الیسران روزگار
سر برآرد پای نصرت از گریبانِ زمین

بحرِ ہمدردی بجوشش آرید ہمدردی کنید
اتفاق آرید و کارِ دین کنید ای اہلِ دین

تا پدید آید آن دولت کہ جوئی از سپہر
تا برفتار آید آن عزت کہ خواہے بر زمین

جزر و مدِّ دینِ حق گر بنگری گوئی بخویشش
گر جہان اوجِ فلک اُفتاد بالای زمین

سطوتِ عباسیان را گر شنیدستی بگو
عظمتِ سلجوقیان را گر ندیدستی ببین

دولتِ محمود را در ہند پُرس از سومنات
شوکتِ تیمور را بنگر میانِ رُوس و چین

گرزِ سلطانِ صلاح الدین سرایم داستان
جوی خونِ بیت المقدس را تراود ز آستین

تیغِ نور الدین زنگی گر برآید از نیام
دشنۂ ترکِ فلک افتد ز گردون بر زمین

ہر چہ از دستِ سلیمان بر سرِ یورپ گذشت
داستانش یاد دارد آسمان و ہم زمین

گر گزر افتد بپرس از خاکپاشانِ جہان
صولتِ فاروقؓ را از زیرِ ۹ افلاک برین

ہیبتِ خالد نگر در راہبانِ مصر و شام
نصرتِ طارق بپرس از رہبانِ سرزمین

شوکتِ بغداد خوانم یا شکوہِ اندلس
داستانِ ہند گویم یا عراق و روم و چین

دورِ مامون را سرایم یا زمانِ معتصم
عہدِ سنجر را بگویم یا ز دورانِ تگین

دین و دولت را ز نامم بود سر بر آسمان
سرکشان را از نہیبم بود تارک بر زمین

مہر را بر آسمان آتش گرفتی پیرہن
بحر شمشیرم چو گشتی آتش افشان بر زمین

علم و صنعت مال من بود ست و حرفت کار من
خانہ زاد خانۂ من بود دولت پیش ازین

فتح و نصرت ہمرکاب و ملک و عزت ہمعنان
جاہ و ثروت ہمقران و دین و دولت ہمقرین

حکمت یونانیان از نسبتم شد سربلند
آرے آرے نامور شد از فریدون آبتین

راصد کامل محقق را نگر در خاک طوس
کامل فاضل چو اسحق و ابو معشر بہ بین

بو علی و ابن رشد و بو نصر را در جہان
ثانی بقراط و افلاطون بیابی بر زمین

در ادب فرّاء و عبّاس و یزیدی داشتند
کشور معنی چو نقش سکہ در زیر نگین

آن امام ربع مسکون افتخار شش جہت
بو حنیفہ زبدۂ مخلوق ربّ العالمین

آسمان علم دین بود ش مقیم آستان
راے صائب بود پنہانش بزیر آستین

شافعی و مالک و حنبل بنور مہر فکر
آسمانے دیگر آوردند بالاے زمین

بحر مواج حقائق شیخ اکبر را نگر
مہر و تاج و قائق ابن جوزی را بہ بین

امرؤ القیس و فرزدق بو نواس و بو فراس
صابر و حسان و اخطل قیس خاکستر نشین

ہر یکی در شاعری بد افتخار روزگار
ہر یکی در ساحری بد سامری را جانشین

گر غزالی را بہ بینی آفتابے در جہان
فخر رازی را بیابی آسمانے بر زمین

بر زمین در عہد مامون بیت حکمۃ را نگر
درس گاہ آن نظام الملک طوسی را بہ بین

صیت فضل مرو و شیراز و دمشق و اصفہان
بر شدہ از خاک زمین تا کاخ چرخ ہفتمین

شوکت غرناطہ یاد آرم کہ اوج قرطبہ
داستان عرش گویم یا سپہر ہشتمین

گر فتوحات حجازی را نخوانم داستان | آسمان را جوی خونین بگذرد از آستین

آه از گردون گردان داد از دوران دون | در کمین چون گرگ بود آن وین چو مار آستین

جای آن دارد که چشم ابر بارد جوی خون | خشک گردد چشمهٔ شیر بچرخ چارمین

جای آن دارد کزین غم همچو تار عنکبوت | بگسلد رشتهٔ شیرازهٔ چرخ برین

جای آن دارد که زهره چنگ و مزمر بشکند | بگسلد زنار خود هندوی چرخ هفتمین

جای آن دارد کزین سامان مرگ ناگهان | دشنهٔ خود بشکند سیاف چرخ پنجمین

مشتری از غم بدرد طیلسان خویش را | زین الم در جنبش آید عرش رب العالمین

جای آن دارد که این غم گر بگردون بگذرد | از تن شیر فلک زین غم برآید پوستین

چشم را بگشا و بنگر انقلاب روزگار | گر بلندی آن فلک آمد بپستی اینچنین

زین مصیبت قوم را با دیدهٔ پرخون نگر | گر ندیدستی سحاب خون بچکان را بزمین

زین قیامتها که دیدی تا چه جوئی ای سپهر | زین مصیبتها که بینی تا چه خواهی ای زمین

جهل و پستی شد رفیق و عجب و سستی شد انیس | فقر و نکبت شد قران و رنج و محنت شد قرین

دین و ایمان گشت خوار و فتنه‌ها شد آشکار | جور و بدعت شد مقیم و کفر و خذلان شد مکین

علم را بینی بدوران از گدایان زمان | جهل را بینی بگیتی از خدایان زمین

شرم بادت ای سپهر سفله زین امتحان | شرم بادت زان هوا خواهی که کردی ای زمین

صد گره دارد کنون نگشوده از دست فلک | بیش ازین چشم که نادیدست چینی بر جبین

از خضاب خون دل رنگین برنگ ارغوان | دست و پای نوعروسان تمنا را ببین

گر نگردد قوم ما بیدار ازین خوابِ گران
روے آسایش نه بینند تا بروز واپسین

لشکر بیدولتی پوینده در دنبالِ قوم
عسکر لامذہبے تازنده در اقلیمِ دین

بحر خون تازه بازای قوم در جوش آورید
زیر ران آرید خنگِ سرکش چرخ برین

سخت برگیرید دستِ عزم و استقلال را
باز کارِ خود کنید ای باقیات الصالحین

گر علم گیرید دستِ علم و حرفت همتم
رُبع مسکون را بگیرم از شش جهت زیر نگین

نور دانش باز تابد گر بلوحِ سینه ام
ذرّه ام بر سر بگیرد چتر خورشید مبین

شاهباز همتم گر بر فلک شهپر زند
کرکس گردون نسر و واقع ز گردون بر زمین

شرم بادا زندگی ای قوم اسلامت ترا
روزگارے آنچنان گردد بحالی این چنین

داده هاے ایزدی خدا دارے دریغ
باده هاے خلّری را پر کنی در ساتگین

خیر هیچ نزد ره خیر کن تا خیر بینی در جهان
گر کنی تاخیر بینی شر ز چرخ خشمگین

مور بردارد ز خرمن - دانه ها با اتفاق
کوه کند و کوه کن - با عزم راسخ بی معین

اتفاق و عزم راسخ هیچ میدانی که چیست
آن حصار استوار و این ستون آهنین

اتفاق قوم بین در ملت بیضای ما
کز بشتربانی گرفت اورنگ شاهانِ زمین

مُلکها در مِلک بود و تختها در تخت بود
دین بیضا همچو نیّر بود درخشان بر زمین

هر دلے کو را نگردد زهد و دین اثر
سنگ بهتر زان دل سنگین که باشد آهنین

هر دلے کو را نه جنبش آید از پند ادیب
زان شتر بهتر که در وجد آید از صوت حزین

سینه را بشگاف و دل بیرون کن و سنگی بنه
پاره سنگ است او بهتر زان دل پهلو نشین

میهمانے محتشم کا مد زدنیاسے دگر
در لباسِ روزگار و در شعار مومنین

چون تجسس کرد دین را گوهر پاکش بخاک
برگزید اسلام را از نور فکرِ حق گزین

زنگِ کفر از خاطرش چون راهرو بر بست بار
عظمتِ دین در نهادش چون مجاور شد مکین

خواهد آن مرد خدا ترویج دین حق کند
در جهانِ نو که باشد علم و حکمت را دفین

لطف حق را طالب اند آن خازنانِ علم و فضل
دین حق را راغب اند آن طالبانِ داد و دین

سر بکف باید درین ره مرد حق را ایستاد
سروری تا یابد از سر دادن ره اچنین

زر چه باشد خاک رنگین - سر بنه در راه حق
بگزر از باطل که تا حق را بیابی بالیقین

گنج باشد مایهٔ صد رنج ای دارائے گنج
گنج اگر خواهی گزار آن رنجها را بر زمین

دینِ بیضا تا رُخ افروزد بدنیاسے دگر
هم به تدبیر صواب و هم بفکرِ دوربین

ای امیرانِ صغار و ای رئیسانِ کبار
ای انیسان یسار و اسے جلیسان یمین

ای فقیرانِ جهان و اسے کبیرانِ مکن
اسے گدایان زمان و ای خدایانِ زمین

هرکه دیندار است و باشد گشتهٔ راه خدا
هرکه هشیار است و باشد مست صهبای یقین

در رهِ حق در خور حق - هرچه خواهید آن دهید
زانکه این دادن نباشد جز پی ترویج دین

اسے مسلمانان پی ترویج دین جوش آورید
کارها سازید تا مانید قائم بر زمین

قوم بر کشتی سوار و بحر ناپیدا کنار
ناخدا در اضطرار و موج طوفان در کمین

ق

باخدا دل بند و خود را ناخدا سے قوم کن
تا خدا رحمت کند بر حالت کشتی نشین

عزت ار خواهی به همت کار خود کن در جهان
دولت ار خواهی بحرفت کارها کن بر زمین

دو شہا را ریش کن تا خوشہ ہا گیری بدہر — نوشہا را نیش کن تا توشہ ہا یابی زدین

جامۂ حکمت ببر کش تا ز جہل آئی بدر — افسر ہمت بسر کش تا شوی سالار دین

رفتگان را کارہا بشمار و از غیرت بسوز — بوستان را خارہا بردار و گلہا را بچین

سنگ را از راہِ خود بردار و بگذر ہمچو سیل — عزم را ہمپای خود برگیر و بشکن آستین

باختر تا باختر از اتفاق آور بدست — قیروان تا قیروان از عزم کن زیر نگین

رستمی کن جہل را از عزم خود بشکن حصار — مرد شو مردانہ بکشا علم را حصن حصین

کاہلان را گر جلیسی در جہان باشی ملول — جاہلان را گر انیسی جاودان باشی حزین

گوش را بکشا و بشنو ہرچہ گوید روزگار — دیدہ را بردار و بنگر نُہ فلک را در کمین

وقت را قیمت گران کن تا گران باشی بدہر — حرمتِ دین کن کہ باشی محترم با اہل دین

در کرم دارید شہرت ای کریمانِ دکن ؛ — ہر کسی جود شما راہست در گیتی رہین

جود زر پاشش شما رشکِ سحابِ دجلہ بار — حرفِ شیرینِ شما سرچشمۂ ماءِ معین

حامیان دین یزدان ای بزرگانِ دکن — ماحیانِ شرک و بدعت ای سترگانِ زمین

دولت دنیا برای راحتِ عقبیٰ بود — یکزمان غافل نگردد مرد عاقل بر زمین

ای کریمانِ دکن نام آورید از جود خود — از ختن تا مصر و روم و از حلب تا ہند و چین

خاصہ شاہ ملک پرور شہریار جم شکوہ — **میر محبوب علی خان** خسرو تاج و نگین

آفتاب برج عظمت گوہر درج شرف — ماحیِ آثارِ شرک و حامی آیاتِ دین

سایۂ خورشید چترش گر فروزد کوہ و غاب — سر کشد صد آفتاب از چاک دامان زمین

افگند مخلب زباس سطوتش شیر فلک | زہرہ انداز د ز سہم صولتش گاوِ زمین
دامن گیتی ز گوہر ہمچو عمان پر شود | دست گوہر بار جودش گر برآید ز استین
از خیانت گر نظر بر گلۂ آہو کند | از تن شیر عرین حفظش برآرد پوستین
در کنارش باد یارب شاہد مقصود او | خاطر پاکش نگردد از بد دوران غمین
آسمان جاہ آن وزیر پاک گوہر کز ازل | آسمان سازد نثار حضرتش دُرِ ثمین
نفحۂ خلق عظیمش گر برد باد صبا | نافہ ہای مشک چین بار دز ابر فرودین
آسمانجاہ از جلالت آسمان است آسمان | آفتاب رای پاکش روکش مہر مبین
آن معین صدر اعظم اقتدار الملک[۱] ما | کاستانش آسمان است و سحابش آستین
مرغ وہم تیز بال از بارگاہش نگزرد | کشتہ خشت آستانش آسمان ہفتمین
گنبد گردون ندارد این چنین کاخ شگرف | روکش باغ ارم رشک نگارستان چین
تعبیہ کردند معماران قدرت در ازل | فرہ عرش اندر لیسارش نقد خلد اندر یمین
فیض عامش را چگویم آفتابست آفتاب | آستانش آسمانے ہست بالای زمین
قوم را لیفارمر وان خاکیا شان دگر | کز وجود آن بزرگان ہست قائم ملک و دین
حامی دین نبی عبدالرحیم قادری | سیّد قدسی گہر آن مطلع نور یقین
آن بزرگان جہان را در حقیقت راہبر | وان شترگان زمین را در طریقت جانشین

---

[۱] اقتدار الملک خطاب عالیجناب نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر معین المہام سرکار عالی ادام اللہ اقبالہٗ - ۱۲

وان دگر حاجی عرب نامش کہ عبداللہ ست ‌‌ صورت علم الیقین و معنی عین الیقین

وان دگر واعظ حسن[1] علامۂ قدسی گہر ‌‌ دافع آیات کفر و رافع رایات دین

از جہاد این بزرگان کار دین شد ساختہ ‌‌ باختہ رنگ اقامت از عذار منکرین

حجۃ الاسلام مہدی[2] آنکہ از سر حکم ‌‌ بو نصر را ثالث است و بو علی را جانشین

از وجود عقل اول قالبش را ریختند ‌‌ جوہر ذاتش نگر و با عرض خلوت گزین

از حمایت و از عدالت دین و دنیا را گرفت ‌‌ ہم خدا خرسند از و شد ہم خداوند زمین

در رفاہ قوم حق آن مرد دانا پیر گشت ‌‌ مادر گیتی نزاید تا ابد مرد چنین

شارع دین آنچنان نامد بدنیا بعد ازان ‌‌ حامی دین اینچنین ناید بگیتی بعد ازین

مردگان را زندہ می سازد صریر خامہ اش ‌‌ چشمۂ حیوان مگر دارد نہان در آستین

آن نکوئی ہا کہ در اسلام پنہان کردہ اند ‌‌ کارپردازان قدرت ہمچو بو در مشک چین

می نشاند آن نکوئی در دل ارباب عقل ‌‌ از دلائل ہائے عقلی آن خردمند زمین

مرد باید تا بمیدان رخ سوی مردان کند ‌‌ شیر نر باید کہ پیچد پنجۂ شیر عرین

مہدی جادو بیان قفل از دہان خود کشاد ‌‌ سحر را بشگفتہ سحر حلال اینک ببین

پیرہ زن را طلعت یوسف ببازار آورد ‌‌ معنی دلکش اگر باشد بگردد دلنشین

[1] اشارت بمولوی حسن علی واعظ است مدظلہ کہ ہمراہ جناب الگزنڈر رسل ویب صاحب بحیدرآباد تشریف آوردند ۱۲ [2] عالیجناب مولوی مہدی علیخان بہادر المخاطب بہ نواب محسن الدولہ محسن الملک منیر نواز جنگ دام اقبالہ ۱۲

دیده را بردار و در گیتی رقیبان را نگر — چشم را بکشا و در عالم حریفان را ببین

آن چنان قومی که در گیتی بخواری بد مثل — این چنین گردد بدنیا مالک روی زمین

کشور تهذیب گیرد آن چنان وحشی گروه — علم و دولت را برد از دست ما قومی چنین

جای آن دارد کزین موج حوادث همچو سیل — سر کشد گردون گردان در گریبان زمین

داستان عبرت ما گر بگردون بگذرد — ابر را زیبد که بردارد ز مژگان آستین

پستی قومی ندارد این تنزل در نظر — اوج قومی را نه بیند دیدهٔ پستی چنین

همت و عزم بزرگان را بدنیا بنگرید — تا چه کردند آن بزرگان زیر گردون بهر دین

دولت دنیا چه بود و ابلق دوران چه بود — بود دنیا عزم شان را همچو خور زیر نگین

زان ترقی کاندران دوران - بدوران رخ نمود — ریختی شهپر ز حیرت مرغ عقل دوربین

بود هر کار دین در دست دنیا دست شان — بود روشن قلب شان از پرتو عین الیقین

اوج خود دیدید و اکنون پستی خود بنگرید — کس ندید اوج چنان را آه پستی اینچنین

آن سلف را ما خلف باشیم ننگ دودمان — وا دریغا ای سپهر و صد دریغای زمین

ق

قوم رنجور است و رنجش جانگزا گنجش تهی — چاره گر ناچار و چاره بی اثر مرگش قرین

گر طبیب رحمت یزدان نگردد چاره ساز — بر زمین آید بماتم عیسی گردون نشین

نوحهٔ عرشی بنا شد بی سبب بر حال قوم — جای آن دارد که افتد هفت گردون بر زمین

داد داد از گردش گردون گردان داد داد — یا ترقی آن چنان و یا تنزل این چنین

محشر است امروز امروز است روز پرس و جو — نامهٔ ما رام بکف مثل کرام کاتبین

(تقی نجفی)

ترکیب بند

مصنفہ مولانا عرشی

جسکو دوسرے جلسۂ باغ عام مین بروز جمعہ مولانا عرشی صاحب نے پڑھا۔
جنکے بعد مولانا حسن علی واعظ نے (جو الگزنڈر رسل ویب صاحب کے ہمراہ حیدرآباد تشریف لائے تھے) اور اُردو زبان مین لکچر دیا تھا

(بنام یگانۂ نامانا یزدان)

ای زمین بار دگر گوہرِ خویش بناز — کافتابی ز فرودِ تو بیاید بفراز
ای فلک خیز و چو طاوس بطناز و بچم — ساغرِ مہر بگردان و دف زہرہ نواز
جام برکف بنہ و از آتشِ محلول بریز — لیک زان می کہ کشندش بعراق و بحجاز
بشکن این خُمّ براندی و مئی مرد افگن — سرگرانیم ز صہبای فرنگ و شیراز
ساغری دہ ز خمِ پیر مغانِ یثرب — مرغ تثلیث کُند تا سوِ وحدت پرواز
خلق را سینہ بیک آتشِ تصدیق بسوز — دلق را رشتہ زیک پنبۂ تحقیق بساز
شمع توحید بفانوس قوالب افروز — شرک را جامۂ ناپاک بآتش انداز
لوح توحید بدست آر و طلسم تثلیث — بشکن از بازوی عرفان و بوحدت پرداز

حرز اسلام ببازوی کشیشان بربند — نورِ ایمان بدلِ تیرۀ قسیس انداز

شرک را کاخ دل از مشعلِ توحید افروز — جهل را مدرکه از رایتِ تحقیق افراز

دیده را کحل بصیرت بکش از مصحفِ نو — خیز و آن دفترِ پارینه بدریا انداز

بفگن این دعوئے تثلیث ز برهان مبین — بشکن این تیرگی سحر ز نورِ اعجاز

بگسل این رشتۀ زنّار و به تسبیح فگن — صوتِ ناقوس برون آر و به تکبیر انداز

ای فلک بادۀ توحید بساغر پُر کن — لیک زان مَی که بود ساغرِ تحقیق تراز

تا بنام هنر آرای حکیمی بکشم — الگزنڈر که بود مومنِ اسلام نواز

کوکبش چون به سفر رخت عزیمت بربست
حیدرآباد - ازان مهر بگردون بنشست

زد بسی نقش دگر بار و نیامد به نگار — این چنین نقش شگرف از قلم نادره کار

آفتابا بچنین دور نه بینی زنهار — این چنین کوکب رخشان بکف لیل و نهار

مردی از زیر زمین آید و گیرد در دست — دستِ دین را که ز هر دست نگیرد دستار

ای دکن صورتِ خرشید جهانتاب بتاب — کافتابی بزمین تو گرفتست قرار

یا بکاخ حمل از برج اسد آمد مهر — گردیا ماه ز سرطان بسوی ثور گزار

پایۀ علم ز تحقیق کلامش بنگر — صدق گفتار ز انداز بیانش انکار

می تراود ز لبش حُقّۀ صد سلک گهر — می فشاند قلمش طبلۀ صد مشکِ تتار

بر چنین گوهر دریای فضیلت زیبد — که کند فخر زمین بر فلک کج رفتار

باغ اسلام گر از همت او جوید فیض — نخل توحید بر آرد به همه دشت و کهسار

همتش زین بر هوار عزیمت چو نهد — ق — حرف توحید کند بر دل تثلیث نگار

دیر راموی کشان بهر پرستش آرد — سوی بطحا چو مقیمان حریم دادار

تا نه امداد بود همتِ مردان چه کند — تا نه شمشیر بود گرد چه سازد پیکار

شخص اسلام ضعیف است و طبیبت غریب — درو را جز بدوا نیست مگر چارهٔ کار

گر طبیبی سبب ضعف بجوید از نبض — عیسی آید ز فلک بهر علاج بیمار

همت ای قوم که همت پی هر درد و مرض — کیمیائیست که در تجربه آمد صد بار

تا بکی چرخ مخالف رهِ اسلام زند
هم بکام دلِ ما چرخ نقب جالم زند

ما پریشان و بجمعند حریفان امروز — نوحه خوانست پریشان به پریشان امروز

برفگندی بزمین آخرم از خانهٔ زین — تا چه کردی بمن ای ابلق دوران امروز

دیدی ای قوم که آخر بچه روز افتادی — چه بلاها که نیامد ز سپهران امروز

کوشکِ جاه تو با خاک برابر گردید — گردشی کرد چنان گنبد گردان امروز

دی که در دست تو بود گریبان جهان — هست دامان تو و پنجهٔ دوران امروز

دی که بر تخت فلک جاهِ تو بالش میکرد — باشد اینک بزمین بی سر و سامان امروز

تا چه خواهی دگر ای دیدهٔ حیران امشب — تا چه جوی دگر ای سینهٔ بریان امروز

دولت و ملک شد از دست و علم گشت نگون — تا چه خواهی دگر ای گردش دوران امروز

مهره در حقه ز هر رنگ نهان میداری
گشت نیرنگ توای چرخ نمایان امروز

دی که از کردهٔ خود شرم نکردی ای چرخ
وقت آنست کشی سر بگریبان امروز

گام مردانه بمیدان نه و شیرانه درآ
تا چو مردان شکنی پنجهٔ شیران امروز

خیز و از ناخن همت گره بسته کشا
تا شود عقدهٔ دشوار تو آسان امروز

بخت راکینه چه گردید - که بر جاے نهال
سر کشد از چمنم خنجر بران امروز

سنگ در دیدهٔ من گوهر غلطان جز اشک
اشک غلطان بودم گوهر غلطان امروز

علم چون گوی بچوگان کمالم بودست
رفت اے قوم همان گوی ز چوگان امروز

دجلهٔ خون دگر اے دیدهٔ خونبار ببار
زین قیامت که گزشت است دل زار بزار

آخر ای قوم ندانی و نگشتی آگاه
تا بدین روز نشستی بجز ای چه گناه

آه ازان موج مصائب که چو سیلاب آمد
آه ازان برق حوادث که زد آتش ناگاه

شد دران سیل بلاکشتی غرناطه فرو
شد ازین برق غضب خرمن بغداد تباه

گاه و بیگاه زدامان فلک می بارد
هر زمان بر سر ما سنگ بلا واویلاه

دولت و علم و هنر رو بقفا کرد و گریخت
تا رسیدیم و نشستیم بدین حال تباه

آه از صولت یعقوب و فتوحات ولید
آه از شوکت سلجوق و فریدون خرگاه

آه از سطوت منصور و وزیر ابن حکم[ہشام]
آه از تیغ جهانگیر سلیمان صد آه

ہشام[۵] ہشام دوم بن حکم دوم نے جب عنان سلطنت ہاتھ میں لی گیارہ برس کا تھا - کم سنی

آه ازان دولت وفر وحشم وچتر وعلم
ای فلک هیچ بدانی چه شد آن فر وحشم
مهر را گوی که در چشمهٔ خود غرق شود
زهره را گوی که از غصهٔ نخندد تا عمر
مشتری در غم این واقعه از چرخ فتد
خیز و شمشیر خود ای ترک سپهر برگیر

آه ازان طرهٔ وطوق وکمر و افسر وگاه
چه شد آن دولت وعزت چه شد آن ملک وسپاه
ماه را گو که کند روی خود از نیل سیاه
بشکند بربط و مزمار وکشد آه بر آه
روز خود تیره کند نیر بیضا در چاه
سوزد ازان آتش شمشیر فلک را خرگاه

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۰) یا خارجی اسباب کے لحاظ سے اپنے مرحوم والد کے وزیر منصور ابن ابی عامر قحطانی کو انتظام سلطنت سپرد کرکے محلسرا مین بخوشی یا بجبر معزول الاختیار و مسلوب السلطنت ہوکر بیٹھ رہا۔ اگرچہ مورخین عرب منصور ابن عامر کو بادشاہ متغلب و فرمانروائے غاصب لکھتے ہین مگر حق یہ ہی کہ منصور باعتبار دانش و قوت انتظام و شجاعت خداداد و استقلال ازل آورد و عدالت فطری جوہر فرد و نقطہ انتخاب تہا اُسنے مختلف سنون مین ستائیس بار عیسای سلطنتون پر فوج کشی کی اور اپنی جرنیلی قوت سے تمام سلاطین یورپ کو بزور شمشیر مطیع سلطنت اسلام کرلیا سنہ ۹۸۳ عیسوی مین اُسنے مشہور اور نامور قلعہ (گارماز) کو مسخر کیا۔ اور سنہ ۹۸۴ء مین (سمانکاس) کو داخل ممالک مفتوحہ کیا سنہ ۹۸۵ مین شہر (کائمبرا) کا تختہ اولٹ کر لوٹ آیا سنہ ۹۸۶ء مین شہر (سانٹیا) پر بزور بازو قابض ہوگیا انہین سنون مین نصف افریقہ سے زیادہ کا مالک ہو بیٹھا۔ اس کا زمانہ تاریخون مین ممتاز اور نامور زمانہ شمار کیا گیا ہے۔ مورخون نے دفتر کے دفتر اسکے فتوحات کی تفصیل اور فضائل کے بیان مین سیاہ کر ڈالے ہین۔ دیکھو تاریخ مسامرہ اور سبایک الذہب اور سیکلوپیڈیا۔ عرشی تاجپوری ۱۲۔

چند از درد بنالیم بدین حال خراب — چند از غصه نشینیم بدین روز سیاه
عزم را از بن دندان خود ای قوم بگیر — تا بکام تو بگردد فلک عربده خواه

هنر آن مایه بیاموز که دانا داند
بعد از آن قطره بدست تو گهر را ماند

باز از شیر فلک کار چو شیران گیرید — ملک و دولت ز دلیران چو دلیران گیرید
باز مردانه بمیدان دلیران آئید — باز از همت خود کار چو مردان گیرید
باز وقتست که از کنج شبستان خیزید — باز وقتست که راه دبستان گیرید
باز وقتست که از تیغ کلام و منطق — ملک دانش ز حریفان چو حریفان گیرید
باز وقتست که از فلسفه و معقولات — عقل کل را بسر خویش مگس ران گیرید
باز وقتست که از صنعت و حرفت بجهان — دولت رفته دگر باز ز دوران گیرید
باز وقتست که از کوکبهٔ علم و هنر — رهگذر را بحریفان سخندان گیرید
تیشهٔ عزم گر ای قوم بگیرید بدست — لعل را از جگر کوه بدخشان گیرید
کشور و دولت و عزت ز رقیبان جهان — هم بد انسان که گرفتند بد انسان گیرید
حکمت و همت و همدردی و تدبیر و ثبات — هر چه ایشان بگرفتند از ایشان گیرید
در طلسمات ترقی بسر جان آئید — عزم را دجلهٔ خون از رگ شریان گیرید
زنده دارید شب از شغل هنر آموزی — روغن مغز گدازید و چراغان گیرید
تیغ همت بکف آرید و سپس زیر فلک — بحر و بر را بسر مائده مهمان گیرید

علم و دانش بکف آرید و قدم پیش نهید
گر پیٔ درد بخواهید که درمان گیرید

قوم را دست بگیرید و برآیید بکین
انتقام از فلک و گردشِ دوران گیرید

قوم را گوی که هوش آرد و هشیار استد
همچو آن مرد دلاور که به پیکار استد

آه ای قوم ندانی که بدان شهرتِ عام
پای بشکسته بکاشانه نشینی گمنام

بود رای تو چو خورشید جهان را قندیل
بود نامِ تو چو بر جبیس شرف را اندام

بود جاهِ تو جهانے که نبودش آغاز
بود علمِ تو محیطے که نبودش انجام

گر زبان را بخلافِ تو کشادی اعدا
بلبِ تیغ شکوهِ تو بدادی پیغام

بود حزم تو زمینی که نبودش حرکت
بود عزم تو سپهرے که نبودش آرام

آه از گردش گردون که نماندست کنون
در دولت ولوله جوشِ شبابِ اسلام

چشم بکشاؤ باقبال رقیبان بنگر
پای بردار و برفتار حریفان بخرام

شمع خود از هنر افروز و بشو مهر مبین
ناقصِ خود بکمال آر و بشو ماهِ تمام

حکمتِ گم شده را باز اگر دریابی
تیره از رائے تو گردد فلکِ آئینہ فام

همتِ عالی اسلاف به بین زیر فلک
تا چه بودند بآغاز و چه گشتند انجام

عزم را شهپر تدبیر بپرواز کشا
تا دگر طائرِ اقبال بیفتد در دام

دست در کیسه بینداز و بکن نصرتِ دین
تا کند دعوتِ توحید به تثلیث ایام

فرض ساقط نشود جز باشاعت اے قوم
نیک دانید که فرض است بلاغ اسلام

حصّہ را سر بکشائید و بر ہم بخشید
ہان بگوئید و سپس نعرہ تکبیر زنید

کہ بہ ما ہر کہ ز توحید کند دعوتِ عام
حامیِ دین بچنین حال کدام است و کدام

کارِ دین است پی کارِ خدا زر بدہید
زر چہ مال است کہ در راہ خدا سر بدہید

نگارشگر

ابو القاسم محمد فضل رب عرشی تاجپوری وظیفہ خوار سرکار آصفیہ دام دولتہ

هوالمستعان

اشتہار چھپائی مطبع مفید عام آگرہ

خدا کے فضل وکرم سے اس مطبع مین ہر قسم اور زبان کی کتابین اُردو - ہندی - فارسی - عربی نہایت خوشخط صحیح وعمدہ جلد ارزان نرخ پر عمدہ سیاہی مصالح سے لیتھو مین طبع ہوتی ہین - عدالتون ومحکمہ بندوبست اور جنگی وغیرہ کے جملہ کاغذات بھی چھپتے ہین یہ نامی مطبع پچیس برس سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت ایمانداری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے اور اسکی شہرت اور نیکنامی روز افزون ہے اور اس مطبع مین کتب نسبت اور مطابع کے بہت خوشخط صاف وعمدہ چھاپی جاتی ہین کیفیت نرخ وغیرہ کی خط وکتابت سے معلوم ہو سکتی ہے نمونہ کے لیے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابین کافی وافی ہین -

المشتہر

محمد قادر علی خان ولد احمد خان صوفی مرحوم مالک ومہتمم مطبع مفید عام آگرہ

مہتممِ "مرقعِ عالم" کی مقبول تصنیفات

"عبرت"

یعنی جان اور رہنوریا کا وہی اچہوتا ناول جو سنہ ۱۹۰۹ و ۱۹۱۰ء مین مرقع عالم کی ساتھ شائع ہوا اور جسمین شادی نہ کرنے کے نقصانات بہت عمدہ پیرایہ مین دکھائے گیے ہین۔ ضرور دیکھیے۔ عاشقانہ رنگ مین ایسا علمی مذاق اور کہین آپ نہ دیکھین گے۔ ضرور دیکھیے۔ حصۂ اوّل عہ/ حصۂ دوم عہ

"جعفر و عباسہ"

دنیا کی بیوفائی۔ زمانہ کے انقلابات۔ حسرت۔ رنج۔ غم۔ بس دل پکڑ کر رہجایے گا۔ بالکل طبیعت کے بیچین کر دینے والے سامان۔ یا ناول کے پیرایہ مین قوم کو ایک نیک صلاح اسمین عورتون کی بے پردگی کے نقصانات نہایت کامیابی کے ساتہہ دکھائے گیے ہین قیمت عہ

"مسیحاے عالم"

حفظ صحت کی مستند کتاب جسمین اُن چہہ چیزون سے محققانہ بحث کیگئی ہی جنپر زندگی کا بالکل مدار ہے۔ قیمت ۸/ علاوہ محصول۔

درخواست خریداری نقد یا باجازت ویلوپی ایبل بنام حکیم محمد علی خانصاحب اڈیٹر "مرقع عالم" ہردوئی بہیجنا چاہیے۔ فقط

اشتہارات

فیروزالدین کی بینظیر مشہور عالم آزمودہ نہایت مفید اور سچی دوائیان

حبوب خیری یعنی "فیروز بردا این پلز ٹانک" انسان کی صحت مسلمہ اور شرطیہ دوائی جسکو ہندوستان بھر نے مفید مانا ہی اس دوائی نے میڈیکل افسران - حکما اور عام پبلک سے بڑی تصدیق حاصل کی ہی کہ جسمانی کمزوری ضعف اعضاے رئیسہ ضعف معدہ ضعف دماغ - لقوہ - ادھرنگ - وغیرہ کو دور کرنے اور بدن مضبوط اور طاقتور بنانے کیلیے اور خصوصیت کے ساتھہ بلا مبالغہ بینظیر اثر کے ساتھہ جوانی کی غلط کاریون اور بے احتیاطیون کے نقص دور کرنے مین بینظیر ہین - بکس ۴۸ گولی عہ **جوہر عشبہ** یعنی تریاق براے فسادات خون درد کہنہ - خارش پہوڑا پھنسی وغیرہ شیشی کلان عما خورد عہ **فیروز بام** اکسیر براے دمہ - کہانسی تر و خشک نزلہ زکام آواز کا بیٹھہ جانا شیشی خورد ۱۲ ر کلان عہ **تپ تلی** کا علاج اکسیر ہے - گولیان ۱۲ ر عرق عہ ہزارون مایوس مریض خداوند تعالی کے فضل سے صحت یاب ہوئے ہین - تہوڑے عرصہ کے مریض کیلیے یہ گولیان کافی ہین پرانے مریض کیلیے دونون چاہئین -

چوتھیا تپ جادو بھرا عرق مشہور ہے ایک شیشی سے ۶ مریض صحت پاتے ہین شیشی ۱۲ ر **حب بواسیر** بادی ہو یا خونی اکسیر ہے فی بکس عہ **فیروز سرب** اسکے استعمال سے عادات افیون و چانڈو وغیرہ بغیر تکلیف چھوٹ جاتی ہین اسمین زہر ہی نہ نشہ ہے - صرف بوٹی سے تیار کیا ہی شیشی عہ **بادی گارڈ** دوائی ہیضہ و بدہضمی شیشی عہ **دیکھو تازہ شہادت** - جناب ڈاکٹر چیتن شاہ صاحب راے بہادر سول سرجن و میڈیکل افسر ضلع جہنگ سنہ ۱۸۹۲ء ۲۷ اکتوبر - آپکا جوہر عشبہ چند مریضون مین آزمایا گیا عمدہ مصفی خون نکلا ہی جناب ڈاکٹر متھرا دونی چند صاحب اسسٹنٹ سرجن انچارج شفاخانہ صدر سیالکوٹ ۲۴ اکتوبر سنہ ۹۲ء - آپکی حبوب خیری تجربہ کیگئین از بس مفید ہین **گورنمنٹ** عالیہ انگلشیہ کا یورپین فوجی اعلی سے اعلی عہدہ دار - جناب میجر بلیک صاحب بہادر ۱۱ نومبر سنہ ۱۸۹۲ء مقام ڈلہوزی (ترجمہ خط انگریزی) براے مہربانی بوتل کلان فیروز بام وی پی ایبل بہیج دیجیے درحقیقت تمہارا فیروز بام دمہ کہانسی کیلیے نہایت مفید ہے - جناب مفتی دوست محمد خانصاحب - از مقام چوہرکانہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ۱ نومبر ۹۲ء کو تحریر فرماتے ہین - جناب کی خوش معاملگی اور راست بازی کی مین جہانتک تعریف کرون صحیح اور درست ہے آپکی راست بازی سے ہزارہا بندگان خدا فیضیاب ہوتے ہین جنمین سے ایک دنی یہ گنہگار ابہی ہی مینے آپکی حبوب خیری وغیرہ کا ضرورتاً دو مختلف وقتون مین استعمال کیا - یہ سب ایسی سریع التاثیر اور بینظیر ثابت ہوئین کہ بیان نہین کر سکتا - مین نے اپنی تمام عمر مین ایسی کوئی دوا نافع نہین پائی مجہے کلی فائدہ ہو گیا -

المشتہر (فیروزالدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر (پنجاب)

ہندوستان مین پیدا شدہ مرضون کا علاج

(مندرجہ ذیل ادویہ راقم سے امتحاناً منگا کر دیکھو)

شربت مقوی اعصاب - یہ سریع الاثر قابل اعتماد جبلی طاقت کیلیے جو کثرت فواحشات و مسکرات و کثرت محنت سے ضعف

مده وجگر و درد سر وکمر قبض تاریکی چشم وغیرہ عوارض جو لطف دنیا سے محروم کرنیوالے ہون دور کرکے مثانہ و مادہ انسانی کو درست کرتا ہے
ت فی شیشی للعہ / **روغن** خارجاً لگانے سے اون عوارض کو جو سوء استعمال وخلاف قدرت عامل ہونے سے اپنے ہاتھون تو اعزاء
بچکے ہون فی تولہ للعہ / **ہیر ائیل** دلربا خوشبو کے علاوہ بالونکو سفید ہونے سے روکتا ہی نزلہ زکام ریزش عطسہ جنکو ادنی باتون
جاتا ہی - آواز بہاری ہو جانا کھانسی وغیرہ کو دور کرتا ہی ضعف دماغ وبصر کو پیدا نہین ہونے دیتا شیشی سے / **سرمہ ممیرا** مقوی بصر
فقط بینائی دھند جالا پانی جانا خارش سرخی وغیرہ دور کرتا ہی دو ماشہ کیلیے ہے / **سنون** عجیب الاثر ہلتے دانت کو مضبوط کرتا ہی درد مد
ل گوشت خورہ مسوڑونکی خرابیان دفع کرتا ہی ۴ تولہ کیلیے عہ / **حب** دائمی قبض درد شکم قراقر نفخ ریاح درد کمر کمی اشتہا زردی چشم دل
ہر کنا ہاتھ یا پاون کا جلنا عرق النسا سر کا چکرانا منھ سے پانی جانا وغیرہ دور ہوتا ہے چار درجن کیلیے عہ / **حب** ذیابیطس تشنگی با
پیشاب کا لاغری کمخوابی وشکر کو دور کرکے قوت پیدا کرتا ہی جگر کو درست بناتا ہے ایک تولہ کیلیے عہ / **حب** بواسیر وغیرہ کو دور کرتا
ہفتہ کیلیے عصا / **روغن اعجاز** اسکا اعجاز دیکھنا ہی تو امراض سرطان بدہ خنازیر تالو کا سوراخ بھگندر مین جب زخمون مین
ے اور پیپ نکلنے سے ناک مین دم ہو تو آزما کر لگاتے ہی درد دور بدبو کافور برسون کا زخم دنون مین بھرتا ہی دو تولہ کیلیے عصا / **حب**
دائم مقام افیون کھانیوالا زندہ درگور دنیا کے لطف سے محروم دیکھا جاتا ہی اسلیے اگر چھوڑنا چاہو بلا تکلف چھوڑ سکتے ہو صمہ / **خضاب**
نیت خضاب چند منٹ مین نیا رنگ نیا ڈھنگ آتا پیری مفقود علامات جوانی مشہود قیمت فی شیشی سے /

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

کانپور کا قدرتی جوہر (چمڑہ کی دباغت وسامان کی طیاری)

جیسا کہ تمام ہندوستان مین صرف کانپور ہی کو یہ فوق حاصل ہی کہ مثل ولایت کے چمڑیکے دباغت و اسباب کی طیاری یہ
یسا ہی اس دوکان کو بھی سامانکی طیاری کی خصوصیت حاصل ہی یعنی جنکی اول درجہ کی قیمت چارج کیجاتی ہی بالکل اعلی درجہ کی چمڑ
مذاری سے سلائی وغیرہ کیجاتی ہی اور تمام دکمال ولایتی اوزارون سے اور نہایت ہوشیار کاریگرون سی کام لیا جاتا ہے اسکا بھی پورا لحاظ رہتا ہی کہ جس
مقام کا چمڑا جانور کی جسم کا ناقص ہوتا ہی ہرگز نہین رکھا جاتا بلکہ بلا خیال کسی نقصان کے نکال دیا جاتا ہی اور سلائی بھی کسی بر زی ریوت کی نہین ہوتی بلکہ
لی پس جن صاحبونکو درستی یا طیاری کسی سامان چرمی کی مدنظر ہو مفصل فہرست اردو یا انگریزی کارخانہ ہذا کی طلب فرما کر طلب فرما دین اور ایک ہی آرڈر مین کا
کی معاملت کا حسن و قبح معلوم فرما دین علاوہ اسباب چرمی کے ہر قسم کا اسباب مثلاً جیبی گھڑیان و کلاک ٹیم پیس جوتہ ساختہ کانپور بوٹ گورگا
دموزہ وکیٹس و پرتلہ و توسدان و نیز برتن مراد آبادی و کپڑا ولایتی و دیسی ہر قسم کا برتن مسی و عطر وغیرہ جس قسم کی ضرورت ہو دوسرے سودا
بلیشن ایجنٹ کانپور و بمبئی کی فہرست ملا کر اوس فہرست سے جس چیز کو میری کمیشن ایجنسی مین منگانا منظور ہو اوس چیز کے نمبر فہرست
مذکور سے ارقام فرما کر طلب فرما دین انشاء اللہ وہی چیز قیمت مندرجہ فہرست سے ار فی روپیہ کی تخفیف سے ارسال ہوگی -

المشتہر کرم الٰہی سوداگر مچھلی بازار کانپور

اطلاع بخدمت خریداران رسالہ حسن

رسالہ حسن جو ماہوار زیر نگرانی و سرپرستی عالیجناب **نواب عماد نواز جنگ بہادر** حیدر آباد دکن سے نکلتا ہے چار مہینے سے چند عالی درجہ قدر دانون کی فرمائش سے **مطبع مفید عام آگرہ** سے جو چھاپنے کے فن مین مسلّم اور نہایت پسندیدہ ہے شائع ہوتا ہے تاکہ اسکے اولوالعزم ناظرین کو خوبی مضامین کے ساتھ لوازم طبع کا بھی پورا لطف حاصل ہو جو حیدر آباد کے مطابع سے باوجود کوشش ممکن نہین ہوا۔ اس سے ہمکو اپنا حیدر آباد کا خاص مطبع بیکار کر دینا پڑا اور اخراجات کی توفیر ہوئی۔ ہمکو امید ہے کہ ہمارے اولوالعزم ناظرین بلحاظ کثرت وجدّت اخراجات دفتر اپنا اپنا زربقایا ادا فرما کے ممنون کرینگے اور اس علمی پرچہ کی درمے و قلمے مدد فرما کر اپنی قوم کو جسمین مختلف علوم و فنون کے اشاعت کی ہنوز بہت ضرورت ہے اس سے فائدہ اُٹھانیکا موقع دینگے۔ مطبع مفید عام آگرہ کو رسالہ کے دیگر تعلقات سے کوئی بحث نہین ہے اسلیے جملہ خط و کتابت و ترسیل زر حسب دستور سابق حیدر آباد مین نواب صاحب موصوف کے نام نامی سے ہونی چاہیے

چندہ سالانہ سال تمام۔ عـہ کم آمدنی والون سے۔ لعہ اُجرت اشتہار فی مرتبہ فی صفحہ ایک روپیہ

الراقم

محمد یوسف منیجر رسالہ حسن حیدر آباد دکن۔